اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۱۱) مطبوعہ ۱۶- مارچ ۱۸۹۴ء بروز جمعہ جلد (۲۲)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عہ ۱۱/

قیمت بیرونجات سے معہ محصول ڈاک۔ عہ ۸/

قیمت دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔ عہ ۱۲/

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دی جائے گی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جائیگی +

ایڈیٹوریل

اہل فکر پر بائیبل کے استحقاق

بائبل ایک یونانی لفظ ہے جس کے معنے ہیں۔ (دی بک) الکتاب۔ سکاٹلنڈ کے مشہور ناولسٹ اور شاعر سر والٹر سکاٹ صاحب نے جب حالتِ نزع میں تھے اپنے رشتہ دار لاک ہرٹ سے کہا کہ میرے پاس (دی بک) الکتاب لے آؤ۔ لاک ہرٹ حیران تھا کہ میں کونسی کتاب لیجاؤں۔ اور ادہر اُدہر جھانک رہا تھا کہ کیا کروں کہ سر والٹر سکاٹ نے پھر کہا کیا دنیا بھر میں کوئی اور کتاب بھی ہے۔ لاک ہرٹ اب سمجھ گیا کہ کس کتاب سے اُن کی مراد ہے اور جھٹ بائبل (دی بک) اُن کے پاس لے گیا +

واقعی یہہ کتاب (دی بک) الکتاب ہے۔ دنیا بھر میں سب سے قدیمی۔ مختلف زمانوں میں مختلف مزاج حیثیت عادات معلومات کے آدمیوں کے ذریعہ لکھی گئی مگر توبھی ایک ایسی نادر کتاب کہ باوجودِ ان تمام تفاوتوں کے روحِ الٰہی کی ہدایت سے اُس میں اول سے آخر تک ایک عجیب سلسلہ ایک غریب رشتہ پایا جاتا ہے کہ جو کچھ اول میں پہلے ہی پہل ابتدائی صورت میں لکھا گیا آخر تک وہی کچھ اس انداز سے انتہا تک پہنچایا گیا کہ صبح کی ابتدائی چمک اور آفتاب نصف النہار کی دمک کا سماں باندہ دکھلایا +

ہر زمانہ میں اس کتاب پر بڑی چھان بین کی گئی ہے اور آج کل اس ملک میں بھی اہل فکر اس کو پڑھتے ہیں اسپر گفتگو کرتے۔ غور کرتے۔ کھوجتے ہیں +

ماہران علمِ ادب اس کتاب کی انگریزی لٹریچر کے مداح ہیں اور طالبعلمان زبان انگریزی زبان دانی کے حصول کے لحاظ سے اس کتاب کو عزیز رکھتے ہیں۔ مگر ہمارا انشا اس وقت یہہ نہیں ہے کہ ہم اس کتاب کی اس قسم کی خوبیاں کا اظہار کریں۔ ہم ان سے قطع نظر کر کے ایک اور طرف آپ کی فکر کو متوجہ کرتے ہیں۔ اور وہ یہہ ہے :-

منجملہ دیگر مسائل کے دو نہائت ہی ضروری مسئلے اس کتاب میں اول سے آخر تک پیدائش کی کتاب سے لیکر مکاشفات کی کتاب تک بڑی صفائی کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔ اور یہہ دونوں ایسے مسایل ہیں جو کسی دوسری کتاب میں جو الہامی ہونے کا دعویٰ کرتی ہیں اس طور پر اور اس صفائی کے ساتھ پائے نہیں جاتے بلکہ یوں کہیں کہ بالمقابل ہیں ہی نہیں۔ اور وہ یہہ ہیں +

اوّل مسئلہ گناہ۔

دوم۔ نجات کا طریق الٰہی +

یہہ کتاب مثل دیگر کتابوں کے گناہ کی اصلیت اور

کراہیت کو کم کر کے نہیں دکھلاتی ہے بلکہ صاف صاف بتلاتی ہے کہ گناہ دیدہ و دانستہ فعل ہے۔ یہہ اللہ تعالیٰ کی صریح نافرمانی ہے اور اُس کے احکام کا توڑنا۔ بائبل میں آدم زاد کے گناہ کا نقشہ اس صفائی سے کھینچا گیا ہے (دیکھو خصوصاً انجیل متی کو بیچ وعظ) کہ جو اس کو صدق دل سے پڑھتا ہے اپنے گناہگار دل کا عکس اُس میں پاتا ہے ✣

کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک پادری صاحب بائیبل سے پڑھ کر گناہ کا ذکر ایک افریقہ کے سردار کے روبرو کر رہے تھے۔ سنتے سنتے طیش میں آ کر وہ سردار بول اٹھا مجھکو میری نسبت کس نے خبر دی ہے۔ مجھکو میرے حال سے کب واقفی ہوئی۔ جب ڈاکٹر ڈف صاحب کلکتہ میں نوجوانوں کی ایک جماعت کو بائبل پڑھا رہے تھے اور گناہ کا حال بائبل سے بتا رہے تھے ایک ذی عقل سنسکرت دان تعلیم یافتہ برہمن نوجوان حیران ہو کر کہنے لگا۔ اے صاحب میرے دل کے حال کی نسبت آپ کو کہاں سے خبر لگی یہہ تو ٹھیک میرے دل کا حال ہے جو آپ بتا رہے ہیں۔ غور کا مقام ہے کہ اُس کند ناتراش وحشی سردار کا ریمارک اور اس مہذب تعلیم یافتہ برہمن کا قول اس کتاب کی نسبت کیا سچا ہے۔ سچ پوچھئے تو یہہ کتاب انسان کے دل کا شیشہ ہے۔ یہہ ہر فرد بشر کو اُس کی اصلی حالت بتلا کر اُسے گویا جا پکڑتی ہے۔ اور یہہ امر یعنے اپنے آپ میں ایسا پُر زور لاثانی ثبوت رکھنا اس امر پر دال ہے کہ یہہ کتاب منجانب اللہ ہے اور ہر صاحب فکر خواہ افریقائی سردار سا وحشی ہو یا تعلیم یافتہ برہمن کا سا ان لاشینڈ ہو کے غور اور فکر کے لائق ہے۔

دوسرا امر قابل غور جو ہر فرد بشر کے لئے از حد ضروری ہے وہ آدم زاد کی نجات کا الٰہی انتظام ہے۔ یہہ مسئلہ بھی مثل مسئلہ گناہ کے بڑی صفائی سے اِس کتاب میں بیان کیا گیا ہے اور سادہ اور عام فہم الفاظ میں نجات کا الٰہی طریقہ بتلایا گیا ہے۔ انجیل یوحنا ۳: ۱۶ و انجیل متی ۱: ۲۱ و اعمال ۴: ۱۲ میں یوں مرقوم ہے۔ کیونکہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا ہے کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ اور وہ بیٹا جنیگی اور تو اُس کا نام یسوع رکھیگا کیونکہ وہ اپنے لوگوں کو اُنکے گناہوں سے بچائیگا۔ اور کسی دوسرے سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس سے ہم نجات پا سکیں ✣

اِن آیات کے پڑھنے سے ہم کو اول یہہ معلوم ہوتا ہے کہ نجات کا الٰہی طریقہ کیسا سادہ اور عام فہم ہے۔ دوم یہہ کہ کوئی شخص خود بخود اپنے لئے نجات حاصل نہیں کر سکتا ہے۔ سوم یہہ کہ ہماری نجات صرف خدا سے ہے اور چہارم یہہ کہ نجات کا الٰہی طریقہ یہہ ہے کہ ہم ایمان لائیں۔ خدا تعالےٰ کہتا ہے آزماؤ۔ پرکھو جس طرح کوئی بیمار چنگا نہیں ہو سکتا ہے جب تک وہ دوا کو کھا کر نہ آزما لیوے اسی طرح اگر ہم ایمان نہ لاویں۔ ہم یقین کے ساتھ اُس کو آزما نہ لیویں ہم نجات نہیں پا سکتے ہیں اگر کوئی بیمار کسی دوا کو دیکھکر ناحق کی حجت کرے کہ یہہ دوا کڑوی ہے یا اُس کی رنگت خراب ہے تو کیا اُس کو حکیم نہ کہیگا کہ اس کو کھا کر دیکھو۔ اِس کا فائدہ کھانے بغیر حاصل نہ ہوگا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کہتا ہے پرکھو۔ آزماؤ اور مستفید ہو ✣

(۳) اب ہم ذرہ بائیبل کی عجیب فتوحات پر غور کریں تقریباً دس برس گذرے ہیں کہ ہندوستان کے دارالخلافہ میں ایک بڑی عظیم الشان نمایش گاہ ہوئی تھی۔ ہزارہا وزیٹر تمام دنیا۔ ایشیا۔ یورپ۔ افریقہ اور امریکہ سے اُس کی سیر کرنے کو گئے۔ مختلف ملکوں کی عجیب و غریب چیزیں۔ اِس نمایش گاہ میں دور دور سے بھیجی گئیں لیکن ایک چیز ایک کرہ کے ایک کونہ میں تھی جس کو لوگ بڑی حیرانی سے دیکھتے تھے۔ یہہ ایک گول میز تھی جسکا ڈایمیٹر ۷ فٹ کا تھا یہہ میز ایک ہی تختہ سے بنائی گئی تھی کہیں اس کے جوڑ نہ تھا۔ کاریگر خوردبین لگا لگا کر اس کو بڑے غور سے دیکھتے تھے مگر کہیں کوئی جوڑ نہ پاتے اور حیران ہوتے تھے۔ مگر طرفہ تر ماجرا یہہ تھا کہ اُس پر اُس وقت کی تمام معلومہ زبانوں کی ایک ایک جلد بائبل کی دھری تھی۔ یہہ ایک نہایت ہی عجیب بات ہے کہ جہاں جہاں بائبل گئی نہ صرف وہاں کی لغت اور زبان کو اُس نے بڑی ترقی دی۔ بلکہ لغتیں وجود میں آئیں۔ جہاں لوگ اس قدر وحشی تھے کہ نہ اُن کی کوئی لغت تھی نہ حروف تہجی وہاں پادری صاحبان نے جا کر اُن وحشیوں کو اُن کی زبانوں میں بائبل دینے کی خاطر لغت کی بنیاد ڈالی۔ حروف تہجی بنائے اُس زبان کو تحریر میں لائے اور اُس کو رونق دیکر بائبل کا ترجمہ اُس زبان میں کیا۔ اب بتائیے کہ دنیا کے صفحہ پر کیا کوئی اور کتاب ہے کہ جس سے اس قدر فائدے پہنچے ہیں۔ کیا یہہ بائبل کی فتوحات کا ایک کرشمہ نہیں۔

دنیا میں آج کل جس قدر تہذیب نے ترقی کی ہے جس قدر نئے معلومات ہوئے ہیں اور ہر طرح کی آسایش و ترقی ہو رہی ہے کیا یہہ بائبل کی فتوحات کی ایک نظیر نہیں؟ اور آخر کار وہ اثر جو یہہ کتاب انسان کے دلوں پر کرتی ہے شریروں کو خدا پرست وحشیوں کو تہذیب یافتہ گنہگاروں کو نجات یافتہ۔ کیا یہہ سب اس کی اعلیٰ فتوحات کی نظیریں نہیں ہیں ✣

(۴) پس جس حال کہ اِس کتاب کی فتوحات کا یہہ حال ہے تو کیا مناسب نہیں کہ اہل فکر اس کتاب پر غور کریں ✣

غور طلب

اے خدا اپنی رحمدلی کے مطابق مجھ پر شفقت کر اپنی رحمتوں کی کثرت کے موافق میرے گناہ مٹا دے میری برائی سے مجھے خوب دھو اور میری خطا سے مجھے پاک کر۔ کہ میں اپنے گناہوں کو مان لیتا ہوں۔ اور میری خطا ہمیشہ میرے سامنے ہے میں نے تیرا ہی گناہ کیا ہے ✣

مراسلات

بقیہ تنقیح مباحثہ

بقیہ نمبر ۳- مسئلہ نجات

امر اول

نجات اپنے اعمال سے ہی یا خدا کے فضل سے؟

دوم اس امر کا بیان کیا چاہتا ہوں کہ نیکی یا نیک اعمال جن کا ذکر ہو چکا ہی اور جن کو مرزا صاحب نے موجب نجات قرار دیا ہی اور میں نے اُن کا مساوی انجیل سے پیش کیا ہی وہ نیک اعمال اگرچہ ضروری ہیں مگر انسان گناہگار کی نجات کا موجب نہیں ہیں- کئی وجوہات سے یہہ امر محال بلکہ ناممکن ثابت ہی *

اولاً ہر قوم میں بالاتفاق یہہ مُعیّن نہیں ہی کہ کس قسم کے کام نیک کام ہیں جنکو عمل میں لانے سے انسان فی الحقیقت مقبول خدا ہو سکتا ہی- واقعی حال تو یہہ ہی کہ اس گناہگار دنیا میں گناہ اس قدر بڑھ گیا ہی اور انسان کی طبیعت میں جڑ پکڑ گیا ہی کہ نیکی اور بدی کو آپس میں اُلجھا دیا ہی ایسا کہ گناہگار انسان کے لئے محال ہو گیا ہی کہ تمیز کر سکے کہ کسقدر اور کس قسم کے کام کرنے سے نجات مل سکیگی- ہر مذہب کے لوگ مختلف اندازے نیکی اور بدی کے رکھتے ہیں- جو آدمی ایک قوم میں نیک ہی دوسری قوم کی نظر میں نالایق یا بدکار سمجھا جاتا ہی- اِس لئے اِس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ یہہ تو کہہ دینا آسان ہی کہ فلان شخص بڑا نیک تھا اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کئے ہوئے تھا اور اس لئے نجات یافتہ تھا مگر جب اُن جان دادہ لوگوں کی نیکیاں یعنے وہ کام جن کو اُن کے ثناخوان نیکی کہتے ہیں دریافت کئے جائیں تو اُنمیں سے بہت تھوڑے کام نکلینگے جنکو نیکی کہا جا سکتا ہی- دیکھو پولوس رسول عیسائی ہونے سے پہلے مسیح کے نام کی مخالفت کرنا اور عیسائیوں کو قید کرنا اور قتل کرنا واجب سمجھتا تھا (اعمال ۲۶ باب ۹) اور مسیح خداوند نے فرمایا تھا کہ "جو کوئی تمہیں قتل کرے گمان کریگا کہ میں خدا کی بندگی بجا لاتا ہوں" (یوحنا ۱۶: ۲) اب اُن کاموں کو جنہیں قرآن میں نیکی کہا ہی دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ بھی اسی قسم کے ہیں- چنانچہ کچھ تو اہل عرب کی طبیعت کی وجہہ سے ہیں جیسے کثرت ازدواجی- طلاق- غلام رکھنا- بدلا لینا- اور کچھ اُن کے دستوروں میں سے ہیں جیسے حج کرنا- کعبہ کی تعظیم کرنا- کچھ محمد صاحب کی اپنی طبیعت کے ہیں جیسے دین کے لئے لڑائی کرنا- اور ایک بڑی بات یہودیوں سے کہ ایک خدا کو ماننا- یہہ باتیں اُس نیکی میں داخل ہیں جسکا ذکر سورہ بقر کی آیت ۱۱۱ میں ہوا ہی اور جس پر مرزا صاحب نے اپنا کلام بڑھایا ہی- پس اس حال میں کوئی شخص جو قرآن کی رو سے خدا کی راہ میں جان دادہ اور نجات یافتہ کہا جا سکتا ہی انجیل کی رو سے وہی شخص ہنوز خدا کے جلال سے بالکل محروم ٹھہرتا ہی- کیونکہ انجیل کی رو سے وہ کام نیکی میں داخل ہیں جو بذاتہی خوب ہیں یعنے اپنے واجبی ہونیکی وجہہ اپنے میں رکھتے ہیں- وہ کام وہ ہیں جنکو شرع اخلاقی کہا گیا ہی- اِس شرع کو دنیا کے قانون سازوں نے مختلف طور پر بیان کیا ہی یعنے لائی کرگس اور سقراط نے اور گوتم اور منو نے اور موسیٰ نے اور محمد نے اور ملکہ وکٹوریا قیصر ہند نے اپنی طرز پر جاری کیا مگر اس کے واجبی اصول موسیٰ نے توریت میں بیان کئے ہیں اور یہہ وہ دس حکم ہیں جو خروج کی کتاب باب ۲۰ میں مندرج ہیں مسیح خداوند نے انہی احکام کو شرع اخلاقی قرار دیا اور نہی کی عدولی کو گناہ کہا اور تعمیل کو نیکی کہا ہی- اور اُن سب حکموں کی بنا محبت قرار دی ہی (متی باب ۲۲) اور باب ۵-۶-۷ میں ان کی واجبی شرح فرمائی ہی اور اُن کو نفسانی طبیعت کے دباؤ اور قومی اثر سے آزاد کر کے دکھلایا ہی کہ یہی شریعت ہر انسان کے لئے اور ہر زمانہ کے لئے ہی کیونکہ یہہ شریعت انسان کی فطرت پر مبنی ہی یعنے انسان کے لئے ایسی لازمی ہی جیسے زندگی کا قانون یعنے کھانا اور پینا- لازمی ہی- یہہ وہ نیکی ہی جسکو یروشلم کی ہیکل اور عرب کے کعبہ اور ہندوستان کی گنگا کچھ اثر نہیں کر سکتی- ہاں یہہ وہ نیکی ہی جس کے مطابق انسان کی رفتار ہونی چاہئے اور سیرت بننی چاہئے- یہہ شریعت انسان کی زندگی کا سانچہ ہی- اگر کوئی اس کے موافق عمل کرے تو نجات پاویگا- مگر-

ثانیاً- واضح ہو کہ پوری نیکی انسان سے نہیں ہو سکتی اور نہوئی ہی- لہذا اگر نیک اعمال ہی سے نجات ہی تو جتنے بنی آدم اب تک گذر گئے ہیں ضرور دوزخ میں گئے ہیں- اور نسل موجودہ کے لئے بھی وہی ٹھکانا ہی- نیک اعمال کو نجات کا ذریعہ تصور کرنے میں ان باتوں کا پایا جانا ضروری ہی- (۱) یہہ کہ ہر ایک حکم کی فرمانبرداری کیجاوے اور تب کہا جا سکتا ہی کہ بھلے چنگوں کو حکیم درکار نہیں- ایسی زندگی اس لایق ہی کہ بلا روک ٹوک جنت میں جاوے- کیونکہ دیکھو شریعت دینے والا یوں فرماتا ہی کہ "جو کوئی اُن سب باتوں کے کرنے پر جو کہ شریعت کی کتاب میں لکھی ہیں قایم نہیں رہتا لعنتی ہی" (استثنا ۲۷: ۲۶- گلتیوں ۳: ۱۰) پھر یہہ کہ "جو کوئی شریعت کو مانتا اور فقط ایک بات ٹالتا ہی تو وہ ساری باتوں کا گناہگار ہوا- کیونکہ جس نے کہا کہ تو زنا نہ کر اُس نے یہہ بھی کہا کہ تو خون مت کر- پس اگر تو نے زنا نہ کیا- مگر خون کیا تو تو شریعت کا ٹالنے والا ہوا۔" (نامہ یعقوب ۲: ۱۰) اس سے یہہ حاصل ہوا کہ یہہ کہنا کہ ایک نیکی دوسرے فعل کا یعنے گناہ کا کفارہ یا بدلا ہی درست نہیں ہی جیسا قرآن میں لکھا ہی کہ "نیکیاں دور کرتی ہیں برائیوں کو" (سورہ ہود- رکوع ۱۰- آیت ۱۱۵) کیونکہ جو نیکی کی وہ

تو نیکی کی جگہہ آئی یعنے اپنی جگہہ اور یہہ اس لئے کہ وہ جبھی تھی لیکن جب بدی کی تو وہ اپنی جگہہ ہو اور کرنے والے کو مجرم ٹھہراتی ہو۔ قرآن میں علاوہ اس بات کے کہ نیکیاں دور کرتی ہیں برائیوں کو یہہ بھی برابر لکھا ہو کہ گناہ کے ساتھوں سانتھہ اللہ مہربان ہو بخشنے والا ہو تو پھر نیکی کیوں طلب کرتا ہو۔ مگر سچ بات یہہ ہو کہ گناہگار آدمی اس طرح صرف اپنا دل بہلاتا ہو اور خدا کی راستی اور اُس کے اخلاقی بندوبست کو نہ جانکر ایسے دھوکھے میں پڑتا ہو کہ میرا دل جو چاہے سو کرتا رہوں خداوند کریم بخشنے والا ہو۔ ایسی تعلیم سے گناہ کو کسقدر آزادگی ملتی ہو۔ اور بجائے اس کے انسان نیک اور پاک بنے گناہ میں لت پت ہوتا جائیگا۔ کیونکہ خداوند بخشنے والا ہو اور بس (۲) دوسری بات جو شریعت کی فرمانبرداری میں لازمی ہو یہہ ہو کہ کامل فرمانبرداری ظہور میں آوے ”تو خداوند کو جو تیرا خدا ہو اپنے سارے دل سے اور اپنی ساری جان سے اور اپنی ساری سمجھ سے پیار کر اور اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو“۔ اب اگر کسی بشر نے رسول ہو خواہ نبی خواہ کوئی اور خدائے راست اور عادل کی شریعت کو عمر بھر بے کم و کاست برابر پورا کیا ہو تو بے شک وہ نجات یافتہ ہو۔ مگر کون انسان ایسا گذرا ہو؟ کوئی بھی نہیں۔ رسول اور نبی بھی توبہ کرتے گئے ہیں جب شریعت کا یہہ تقاضی ہو اور وہ لوگ جو اپنے نیک کاموں سے نجات کے امیدوار اور حقدار بننا چاہتے ہیں اور کوشش بھی یہی کر رہے ہیں تو وہ اسبات کے مستحق نہیں کہ اپنے گناہ کی یعنے شریعت کی عدولی کے لئے معافی مانگیں۔ لیکن معافی مانگنا اُنکا حق ہو جو خدا کے فضل کے امیدوار ہیں پس میں مرزا صاحب کو اور سب کو یہہ جتلایا چاہتا ہوں کہ خدا کی شریعت ایسی لچکدار نہیں جیسی انسان گمان کرتا ہو اور اس لئے قرآن والی راہ نجات شافی نہیں مُہلک ہو۔ بچو۔ ہشیار ہو جاوو!

ثالثاً۔ نیک کام جن کو مرزا صاحب نے قرآن کی سند پر راہ نجات قرار دیا ہو (میری قرآن والے کاموں سے مراد نہیں) انجیل کی رو سے ایمانداروں کے لئے ضروری قرار دئے گئے ہیں لیکن نجات کا ذریعہ نہیں ٹھہرائے گئے کیونکہ یہہ ناممکن ہو اور نجات خدا کے فضل سے بیان کی گئی ہو۔ اور ناممکن اسلئے ہو کہ نیک کام جو حقیقت میں نیک کام ہیں گنہگار انسان سے نہیں ہو سکتے لیکن فقط وہ لوگ جو خدا سے پیدا ہوئے ہیں گناہ نہیں کرتے (یوحنا ۳: ۹) سبب اسکا یہہ ہو کہ وہ جسمانی مزاج خدا کا دشمن ہو کیونکہ خدا کی شریعت کے تابع نہیں اور نہ ہو سکتا ہو۔ اور جو جسمانی ہیں خدا کو پسند نہیں آتے۔ پر تم (یعنے جو مسیح پر ایمان لائے ہیں) جسمانی نہیں ہو بلکہ روحانی ہو بشرطیکہ خدا کی روح تم میں بستی ہو جس میں مسیح کی روح نہیں وہ اُس کا نہیں: پس اے بھائیو ہم کچھہ جسم کے قرضدار نہیں کہ جسم کے طور پر زندگی کاٹیں“ (روم ۸: ۷، ۸، ۹ و ۹ - ۱۲) اور مسیح خداوند نے فرمایا کہ مجھہ سے جدا تم کچھہ نہیں کر سکتے“ (یوحنا ۱۵: ۵)۔ اس سے ظاہر ہو کہ جب تک مسیح میں شامل نہوں اور روح قدس کی تاثیر سے سر نو پیدا نہوں تو کوئی نیک کام کر نہیں سکتا لیکن جو مسیح میں ہیں وہ جسم کے طور پر نہیں بلکہ روح کے طور پر چلتے ہیں“ (روم ۸: ۱) ”ہم مسیح یسوع میں ہو کے اچھے کاموں کے واسطے پیدا ہوئے جن کے لئے خدا نے ہمیں آگے تیار کیا تھا کہ ہم اُنہیں کیا کریں۔ (افسیوں ۲: ۱۰) ہر ایک پڑھنے والے کو یاد رہے کہ دین عیسوی اور دنیا کے دیگر کل مذاہب میں یہہ بڑا بھاری فرق ہو۔ اور اس لئے ہر ایک کو مسیح پر ایمان لانے کی ہدایت کیجاتی تاکہ وہ نیک اور روحانی زندگی بسر کرنیکی طاقت پاویں نیا دل حاصل کریں تاکہ نیک کام کر سکیں۔ صرف پانی سے مُنہہ اور ہاتھہ اور ٹخنے دہونے سے نیک کام صادر نہیں ہو سکتے۔ باطن نیک ہو۔ تو ظاہر حقیقت میں نیک ہو سکتا ہو۔ ہر ایک جو عیسائی کہلاتا ہو اپنے تئیں جانچے کہ وہ ایمان میں ہو یا نہیں۔ (۲ قرنتیوں ۱۳: ۵) کیونکہ سوائے سچے مسیحی کے کوئی اور سچی توبہ نہیں کر سکتا۔ اور توبہ صرف ایک اور لفظ ہو جسکی غرض یہی ہو کہ شریعت پر پورا عمل کرے۔ مسیح سے باہر توبہ کے ساتھہ بخشش کا کسی کے ساتھہ خدا کا وعدہ نہیں (جب رحم اور عدل کا بیان ہوگا تو توبہ کا پھر ذکر کروں گا) مجھے امید ہو کہ مرزا صاحب اور ناظرین بھی سمجھہ سکینگے کہ کیا وجہہ ہو کہ نیک اعمال سے نجات نہیں مگر پھر بھی مسیحی کے لئے نیک اعمال لازمی ہیں۔ گناہ سے اُس کا قطع تعلق ہو گیا ہو اور باقی اُس کے لئے صرف یہی بات رہجاتی ہو کہ نیک زندگی بسر کرے۔

الراقم

(پادری) جی۔ ایل ٹھاکرداس

(باقی آیندہ)

سلسلہ کے لئے اخبار مطبوعہ ۱۵ جنوری ۱۹۵۳ء نمبر ۳ جلد ۲۲۔ دیکھو

ہماری زندگی

(سلیمان کی زندگی)

داؤد نے بنی اسرائیل پر ۴۰ - برس تک سلطنت کی۔ اور اُس کے بعد اُس کا بیٹا سلیمان تخت نشین ہوا۔ لڑکپن کی حالت میں وہ تخت پر بیٹھا۔ لیکن اُس نے دانش اور عقلمندی بچپن ہی سے خدا سے حاصل کی۔ اور آج تک اُس کے موافق کوئی دانا بادشاہ صفحہ دنیا پر نہ کوئی ہوا ہو اور نہ ہوگا۔ یہہ دانش اور فہمید جس کے سبب سے وہ روشن ضمیر ہوا اُس کی درخواست پر اُس کو ملی تھی۔ خدا نے سلیمان پر ظاہر ہو کر اُسے فرمایا تھا کہ ”جو تو چاہے کہ میں تجھے دوں سو مانگ“ سلیمان نے سمجھنے والا دل مانگا تھا۔ اس لئے خدا نے اُسے کہا ”از بسکہ تو نے یہہ چیز مانگی اور اپنی عمر کی درازی نہ چاہی اور نہ اپنے لئے دولت کا سوال کیا اور نہ اپنے دشمنوں کے نابود ہونے کی درخواست کی بلکہ اپنے لئے اقبالمندی مانگی تاکہ عدالت میں خبرداری ہو۔ سو دیکھہ میں نے تیری باتوں کے مطابق کیا دیکھہ کہ میں نے ایک عاقل اور سمجھدار دل تجھکو بخشا ایسا کہ تیری مانند تجھہ سے آگے نہ ہوا اور نہ تیرے بعد تجھہ سا برپا ہوگا“۔

سلیمان کو خدا کی طرف سے ایک بڑی برکت ملی۔

اور خدا نے نہ صرف اُس کے مانگنے کے موافق اُسے دیا بلکہ

اُس سے زیادہ یہہ بھی بخشا کہ وہ دولت اور عزت میں بھی لاثانی ہوا ✤

جب کہ سلیمان تخت پر بیٹھا ہی تھا دو عورتیں انصاف کے لئے اُس کے پاس آئیں۔ وہ دونوں ایک شیرخوار بچہ لائیں جسکا وہ دونوں دعوی کرتی تھیں ✤

دو عورتوں کا مقدمہ ایک عورت نے بے اعتنائی سے اپنا بچہ مار ڈالا تھا اور دوسری کا زندہ لے لیا تھا اور اپنا مردہ اُس کے پاس ڈالدیا تھا اور کہتی تھی کہ زندہ میرا ہے اور دوسری کہتی تھی کہ زندہ میرا ہے۔ اُس دانا جوان بادشاہ نے حکم دیا کہ تلوار لاؤ اور فرمایا کہ اس لڑکے کو برابر دو حصوں میں چیرو۔ آدھا ایک کو دو۔ آدھا ایک کو ما کی محبت نے جوش مارا جسکا وہ درحقیقت لڑکا تھا بولی کہ اُسکو نہ مارو اگر یہہ مانگتی ہے اُس کو دیدو مگر اُسے قتل نہ کرو لیکن دوسری بولی کہ یہہ نہ میرا ہوا نہ تیرا بلکہ چیرا جاوے تب بادشاہ نے جیتا لڑکا پہلی عورت کو دلوا دیا اور کہا کہ یہہ عورت ضرور اس بچے کی ما ہے ✤

سلیمان کی عمارتیں سلیمان کو عمارتوں کے بنانے کا بڑا شوق تھا اُس نے بہت سے قیمتی اور خوبصورت مکانات بنواے۔ اور خصوصاً اُس نے ہیکل بنوائی جو خدا کی عبادت کا گھر تھا۔ اِس ہیکل میں بیشمار سونا خرچ میں آیا اور بہت سالوں میں یہہ ختم ہوئی۔ ایسی عمارت دنیا میں کبھی نہیں بنی تھی اس کی خوبصورتی اور بناوٹ قابل دید تھی ✤

۱۔ امثال
۲۔ واعظ کی کتاب
۳۔ غزل الغزلات

جیسا کہ خدا نے فرمایا تھا سلیمان دانش اور حکمت میں بے نظیر بادشاہ ہوا۔ اُسکی دانائی اُس کے تمام کاموں میں بخوبی ظاہر ہوئی۔ اُس کی تصنیفات میں سے الہامی کتابیں مندرجہ حاشیہ آجتک موجود ہیں۔ جو حکمت اور دانائی کے موتی ہیں۔ اور گہرے اور عمیق مفید مطلب مضامین سے پُر ہیں۔ جنکو مطالع کرنے سے جوانوں اور بوڑھوں اور ہر قسم کے لوگوں کو حسب موقعہ پند و نصایح ملتی ہیں ✤

سلیمان کا مقولہ دنیا میں آج تک کوئی شخص کسی بات میں سلیمان کے برابر نہ ہوا۔ تمام سامان عیش و حشمت اُسکو حاصل تھا۔ لیکن وہ آخرکار ہر وقت یہہ کہتا ہے "سب کچھ بطلان اور ہوا کی چران ہے" وہ کہتا ہے کہ میں نے بڑے بڑے کام کئے۔ میں نے اپنے لئے عمارتیں بنوائیں میں نے اپنے لئے تاکستان لگائے۔ میں نے اپنے لئے باغیچے اور باغ تیار کئے اور اُن میں ہر قسم کے میوہ دار درخت لگائے۔ میں نے اپنے لئے تالاب بنائے کہ اُن میں سے باغ کے درختوں کا ذخیرہ سینچوں۔ میں نے غلام اور لونڈیاں مول لیں اور میرے خانہ زاد گھر میں پیدا ہوئے۔ میں بہت سے گائے بیل اور بھیڑ بکری کے گلّوں کا مالک تھا ایسا کہ میں اُن سبھوں سے جو میرے آگے یروشلم میں تھے زیادہ مالدار تھا۔ میں نے سونا اور روپا اور بادشاہوں اور دساوروں کے خاص خزانہ اپنے لئے جمع کئے۔ میں نے گانے والے اور گانے والیاں رکھیں اور بنی آدم کے اسباب عیش بیگم اور حرمیں اپنے لئے فراہم کیں الخ ..... اور سب کچھ جو میری آنکھیں چاہتی تھیں میں نے اُن سے باز نہیں رکھا۔ میں نے اپنے دل کو کسی طرح کی خوشی سے نہیں روکا کیونکہ میرا دل میری ساری محنت سے شادمان ہوا اور میری ساری محنت سے میرا اجرہ یہہ ہی تھا۔ بعد اس کے میں نے اُن سب کاموں پر جو میرے ہاتھوں نے کئے تھے اور اُس محنت پر جو میں نے کام کرنے میں کھینچی تھی نظر کی اور دیکھا کہ سب کچھ بطلان اور ہوا کی چران ہے اور آسمان کے تلے کچھ فائدہ نہیں" واعظ ۲/۴-۱۱ اور بہت سی ایسی باتوں کا ذکر کرکے آخر کو کہتا ہے کہ "بطلانوں کی بطلان واعظ کہتا ہے سب بطلان ہیں" وہ اُن بطالتوں کا ذکر کرتا ہے جو ظلم حسد لالچ اور گمراہی سے انسان کرتے ہیں اور اُن سے بچنے کی چند مفید تدبیریں بھی بتاتا ہے دیکھو کتاب واعظ باب ۷ ✤

اور انسان کے فرایض کا حاصل کلام سلیمان یہہ بتاتا ہے

خُدا سے ڈر اور اُس کے حُکموں کو مان کہ انسان کا فرض کُلّی یہی ہے ✤

ہر ایک انسان کو سلیمان کی بیش قیمت نصیحت پر نہایت غور کرنا ضروری ہے کیونکہ اُس نے تمام باتوں کا تجربہ کرکے حکمت کے یہہ موتی حاصل کئے ہیں اور اگر کوئی اُس کی عمدہ نصیحتوں پر عمل کرے تو وہ یقیناً بہت برائیوں سے بچا رہیگا۔ خدا کے خوف میں رہ کر اُس کے حکموں کا شنوا ہو کر گناہ اور موت سے نجات پاوے گا ✤ (باقی آیندہ)

الراقم

ج۔ س ازلہنہ

تھیوصوفی بے خدا ہے

ہم سوال کرتے ہیں۔ کہ تھیوصوفی کی غیر مرئی اشیاء کا عجیب الہام کس نے بخشا۔ اور اُس کی تعلیمات کے اصول وقواعد کی کس نے تصدیق کی ہے؟ کیونکہ لفظ تھیوصوفی اگرچہ لفظی معنوں میں خدا اور خدا کی چیزوں کی نسبت دانائی ہے اپنے میں کوئی جگہہ اعلی اور واجب الوجود خدا کو نہیں دیتی۔ مسز بیسنٹ اِس حقیقت پر بصفائی بیان کرتی ہے: "نئی روشنی نے جس میں میں پہنچی ہوں۔ میرے سمیت میں واپس جانے کو بہ نسبت میرے اُن پہلے دنوں کے جبکہ میں نیشنل سیکولر سوسائٹی سے متعلق تھی زیادہ تر غیر ممکن کر دیا ہے ..... ایک واجب الوجود خدا کے اعتقاد کی نسبت میں کچھ اُس کے برخلاف کہنے کو اپنے پاس نہیں رکھتی جو میں نے برسوں گذرے لکھا ہے: واجب الوجود خدا کا خیال میرے نزدیک اب بھی ویسا ہی غیر ممکن ہے جیسا کہ اُس وقت تھا۔" "سانواں پرسیل" یا وہ عالمگیر غیر مفہوم روح جو مادہ کو زندگی دیتی ہے صرف اعلی ہستی ہے۔ اور یہہ علم مخفی کا فخر ہے کہ وہ اعلی ہستی شخصی نہیں بلکہ صرف تشبیہی ہے"

یہہ تھیوصوفسٹ عقیدہ ہے جس کی معتقد مسز بیسنٹ صاحبہ ہیں! اور جن کی تعریف کے آج کل جابجا ہندو لوگ

گن گا رہے ہیں۔ کوئی اُن کو بسنت دیوی۔ اور کوئی بسنت پری نام دیتا ہے۔ کیا وہ آریہ ورت کے ہندوؤں کو مُلحد بنانے کے لئے ہندوستان میں آئی ہیں۔ یا درپردہ اُن کا کچھ اَور منشا ہے؟ ہم تو ہندوؤں کو مُلحد نہیں سمجھتے۔ ہاں بُت پرست سمجھتے ہیں۔ اور جانتے ہیں۔ کہ ایک واجب الوجود اعلیٰ ہستی کا خیال قدیم سے اُن لوگوں میں چلا آتا ہے۔ جس کو وہ سرب شکتمان ستچتانند ایشر نام دیتے ہیں۔ اور اسکو تشبیہی نہیں۔ بلکہ شخصی خیال کرتے ہیں۔ گو کہ اُس کی براہ راست تلاش کرنے میں حیران و سرگردان رہ کر بقول رسول مقبول پولوس کے "انہوں نے خدا کو پہچانا۔ تو بھی خدائی کے لائق اُسکی بزرگی اور شکرگذاری نہ کی۔ بلکہ اپنے خیالوں میں بیہودہ ہوگئے ... اور غیر فانی خدا کے جلال کو فانی آدمی۔ اور چڑیوں اور چوپایوں اور کیڑے مکوڑوں کی صورت سے بدل ڈالا" +

اس میں بھی شک نہیں۔ کہ ہندو بالطبع خوشامد پسند ہیں اور یہہ اُن کی بڑی کمزوری اور افلاس کا باعث ہے۔ اور ممکن ہے کہ بعض تھیوصوفسٹ اُن کی اس کمزوری پانٹ سے واقف ہو کر اپنا مطلب نکال لینا چاہتے ہیں۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ مسیحی اس لئے مسز بسنٹ اور تھیوصوفی کی مخالفت کرتے ہیں۔ کہ مبادا اُن کے اثر سے ہندوستان میں مسیحیت کو نقصان پہنچے اور مسیحی مشنوں کے کام میں روک پیدا ہو جائے۔ مگر یہہ خیال کرنا محض باطل ہے۔ کیونکہ تھیوصوفی کے لیڈروں سے پیشتر جرمن و فرانس کے مشہور ملحدوں نے مثل اسٹراؤس اور رینن وغیرہ کے۔ جن کی تحریر و تقریر کا اُن کے عصر میں لوہا مانا گیا تھا۔ اپنی تصنیفات مبسوط اور لکچروں سے مُصمم ارادہ مسیحیت کو بیخ و بُن سے اُکھاڑ کر صفحۂ عالم سے مٹا دینے کا کر لیا تھا۔ اور اکثر لوگ خیال کرنے لگ گئے تھے۔ کہ غالباً ایسی آتش بیانی کے سامنے مسیحیت کے وجود کا قائم رہنا محال ہوگا۔ مگر بالآخر کیا نتیجہ ظہور میں آیا؟ یہی کہ مسیحی کلیسیاؤں کے شرکا اپنے ایمان کی حفاظت میں پہلے کی نسبت زیادہ تر ہوشیار و بیدار ہو گئے۔ اور مخالفوں کی جملہ کوشش رائگاں ہو گئیں۔ اور مسیحیت کے مستحکم و محصور قلعہ کی دیواروں کو ذرا بھی جنبش نہ ہوئی +

اُن گذشتہ مخالفتوں کے مقابلہ میں لیڈران تھیوصوفی خصوصاً مسز بسنٹ جیسی متلون مذہبی خیال کی کیا تاثیر مسیحیت کو خلل پہنچا سکتی ہے؟ شاید وہ اپنے خیال میں ہندو مذہب کو جو بحالت نزع ہے۔ چندے اَور زندہ رکھنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ مگر یہہ بالکل محال ہے۔ کیونکہ ہندوؤں کو خود اس بات کا یقین نہیں ہے۔ کہ یہہ مذہب زیادہ عرصہ تک اس ملک میں قائم رہیگا جیسا کہ مدراس کے ایک ہندی اخبار کے ایڈیٹر نے جو خود ہندو ہے اپنے اخبار میں حسب ذیل لکھا ہے:- "جو مذہب کہ ہمارے لئے جان سے زیادہ عزیز ہے۔ اُس کی بحالی کے لئے کوئی اُمید ہمارے دل میں باقی نہیں رہی۔ ہندو مذہب جانکنی کی حالت میں ہے۔ اور کوئی علاج نظر نہیں آتا۔ جس سے اُس کی بحالی ہو۔ آجکل ایسے دیسی مسیحی پائے جاتے ہیں۔ جنہوں نے بڑے زور شور سے ہندو مذہب پر چڑھائی کی ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے درمیان سے بہت سے لائق اور تعلیم یافتہ لوگوں نے دین عیسوی کو قبول کرنے کی آرزو کی ہے - اور اگر یہہ لوگ مسیحی ہو جائینگے اور یہی لوگ واعظ انجیل بھی ہونگے۔ تو پھر یقیناً ہندو مذہب کی خیریت نہیں ہے۔ کیونکہ یہہ لوگ ایسے ہیں۔ کہ ہل پر ہاتھ رکھکے پھر پیچھے نہیں دیکھتے۔ ہر لحظہ ہمارا عزیز مذہب گویا آخری سانس لیتا ہے۔ اس معاملہ میں دیسی مسیحی ایسی مستعدی اور سرگرمی سے کام کر رہے ہیں کہ کامیابی کے لئے اُنہیں کامل یقین ہے۔

پس اب مقام غور ہے۔ کہ ادھر اس ملک کے سمجھدار ہندوؤں کا تو مذہب ہنود کی نسبت یہہ خیال ہے۔ اور اُدھر بسنت دیوی اُسکو زندہ رکھنے کی فکر میں جا بجا لکچر دیتی پھرتی ہیں۔" ببیں تفاوتِ راہ از کجاست تا بکجا"!

راقم

(پادری) حسن علی سفیر

مسیحیوں میں سلف سپورٹ ہونیکی تدبیریں

عیسائی مشنری روپے سے کب آزاد ہونگے؟ جب سلف سپورٹ ہونگے۔ (کیونکہ خالی تھیلا کھڑا نہیں رہ سکتا) سلف سپورٹ کب ہونگے؟ جب محنت کرینگے۔ جب آدمی اپنی فکر خود ہی نہیں کرتا۔ تو دوسرے اُس کی فکر کیا کرینگے؟ محتاجی غلامی سے بدتر ہے۔ پیاس لگنے سے پیشتر ہی کنواں کھود لو تو عرق ریزی کے ساتھ اپنی روٹی حاصل کریگا۔ سُست آدمی کو محتاجی مثل مسلح ڈاکو کے گھیر لیتی ہے۔ محنت سے - مالدار - مشہور - عزت والے - اور زور آور ہوتے ہیں۔ جس طرح سے ساکت تال میں کیڑے اور کوڑا بہت بڑھ جاتا ہے۔ ویسا ہی کاہل آدمی میں خیالات اُٹھتے ہیں۔ رومی بادشاہ خود ہل جوتا کرتے تھے۔ محنت کو لوگ کیوں بُرا جاننے لگے؟ اگلے زمانہ میں لوگ غلاموں سے محنت اور مشقت کا کام لیا کرتے تھے۔ کاہلی لعنت کا باعث ہے۔ کاہلی عمر کو کھا جاتی ہے جیسے زنگ لوہے کو کھا جاتا ہے۔ جب سکندر اعظم نے فارس کو فتح کیا۔ تو کہا۔ کہ اگر فارسیوں میں شاہی زندگی ہے۔ تو سوائے محنت کے اور نہیں ہے۔ جو کام تیرے ہاتھ پڑے اُسے تمام کر ڈال۔ شاہ چین سال میں ایک دفعہ ہل جوتا کرتا تھا۔ یہودیوں میں ہر شخص کوئی پیشہ ضرور سیکھتا تھا۔ مثلاً دیکھئے پولوس رسول خیمہ دوزی کا کام کرتا تھا۔ شاہ جرمن اپنے ہاتھ سے چھاپا کرتا تھا۔ اُس کا بیٹا جلد سازی کا کام کرتا تھا۔ پیشہ پسند کر کے اختیار کرنا چاہئے۔ اور پیشتر یہہ سوچنا چاہئے کہ میں کس کے لائق ہوں۔ اگر مربع شے کسی گول سوراخ میں ڈالی جائے تو نہیں جا سکتی۔ اور سطح گول شے مربع سوراخ میں۔ ٹھیک آدمی کا یہی حال ہے +

جس شخص کو پڑھنے میں مزہ نہ ملے۔ اور شوق نہ ہو۔ تو

چاہئے کہ وہ شخص طالب علم رہے ÷

جس کے جسم میں کمزوری ہو۔ اُس کو لازم ہی۔ کہ ایسے کام میں ہاتھ نہ ڈالے۔ جس میں جسم کی طاقت درکار ہو۔ والدین دوست اور اُستاد پیشہ کے پسند کرنے میں مدد دیویں ÷

جس پیشہ میں ترقی ہو اُسکو اختیار کرنا چاہئے۔ بعض لوگ کئی کام کر سکتے ہیں مثلاً کسی سرکاری ملازم کا لڑکا کوئی پیشہ اور نوکری بھی کر سکتا ہی ÷

جس کام میں لوگ کثرت سے لگے ہوں اُسکو ترک کرنا چاہئے ہر کام میں نیک نیتی۔ جانفشانی سے ترقی حاصل ہو سکتی ہی ÷

"مشن میں لوگوں کو کیوں کم تنخواہ ملا کرتی ہی؟

جب فصل خوب ہوتی ہی تو اناج کا نرخ بڑھتا ہی جتنا زیادہ اُتنا سستا ÷

یہی حال ہر جگہ ہی جب لوگ کسی سرشتہ میں کم ہوتے ہیں تو اُن کو اعلے درجہ کی تنخواہ اور ترقی بھی ملتی ہی۔ لیکن جیوں جیوں کثرت سے گرنے لگتے ہیں تیوں تیوں ٹکے کے بھاؤ ہو جاتے ہیں۔ چاہئے کہ ہم اپنے لئے روزگار تلاش کریں۔ ہاں مشن تو ہماری ہمدرد ویسی ہی رہیگی جیسی رہی اور ہی اور اس طرح سے ہم بہت مشنریوں کے سنبھالنے والے ہو جائینگے۔ صاحب عقل کو پیشہ وکالت اختیار کرنا چاہئے۔ کسی مشنری کو ایک وکیل درکار ہوا تو بمشکل دستیاب ہوا سو بھی ۵۰ روپیہ سے کم نہیں ÷

پڑھانا۔ قریب سب پیشہ مساوی اوستادی سے علاقہ رکھتے ہیں۔ حکیم صرف جسم کی خبر لیتا ہی لیکن اوستاد روحوں کو تراش کر آراستہ کرتا ہی اوستاد کا اثر طالب علم کی روح پر بہت ہوتا ہی ÷

کاشتکاری کاشتکاری سے تو سیر ہوگا۔ یہہ دولت کا چشمہ ہی بادشاہ خود کھیت سے پرورش پاتا ہی اگر تم دولت چاہتے ہو تو ہل کو اُوٹھاؤ۔ ہند میں جاہل کسان اُسکو کرتے ہیں۔ انگلستان میں زمیندار خود اُس کو کر کے اپنی زمین اور ملکیت بڑھاتے ہیں۔ ہند میں خوش ایام ہم جب ہونگے جب ہم دل دیکے اُسکو کرینگے ÷

کارخانہ اگر آپ اپنا کارخانہ بناتے تو کیوں روئی انگلستان جاتی۔ اور کپڑا کیوں مہنگا ہوتا ۔ شاہ روس خود کام کرتا تھا ÷

سوداگری۔ انگلستان میں بادشاہ لوگ سوداگر ہیں۔ پارسی لوگ جو زیادہ امیر ہیں تو صرف سوداگری ہیں۔ اس ملک کے مفلس قوم ماڑواری اسی کے ذریعہ سے امیر ہو گئے ÷

ترقی جب لوگ ناکامیاب ہوتے ہیں تو اپنی بدقسمتی کے شاکی ہوتے سچ ہی یہہ لوگ اپنی بے پرواہی کا اشتہار دیتے ہیں۔ محنتی اور نیک چلن آدمی ہمیشہ خوش قسمت رہتا ہی۔ محنت کے لئے ان باتوں کو سیکھو۔ جلد اوٹھا کرو۔ دیر میں سویا کرو۔ کم کھایا کرو۔ نوکری کم کرو کیونکہ اس سے آزادی جاتی رہتی ہی ÷

پیشہ ذیل میں درج ہیں

مرد ÷ بڑھئی کا کام۔ رسی بٹنا۔ قلعی کرنا۔ صیقل کرنا۔ آئینہ بنانا۔ کنگھی بنانا۔ کاغذ بنانا۔ کپڑا بننا۔ سلائی کرنا۔ جوتی بنانا۔ مکان بنانا۔ مٹی کا برتن بنانا۔ لُہار کا کام کرنا۔ تیل نکالنا۔ مٹھائی بنانا۔ پھل فروخت کرنا۔ لکڑی کاٹ کر فروخت کرنا ÷

عورت ÷ نیک عورتیں کاہلی کی روٹی نہیں کھاتیں بلکہ وہ کچھ محنت کر کے اپنی روٹی کماتی ہیں۔ چکی پیسنا۔ سوت کاتنا موزا بننا۔ تھیلی بُننا۔ دائی کا کام کرنا۔ آیاگیری کرنا ÷

لڑکے ÷ لڑکوں کو بچپن ہی سے کچھ کام کرنا سکھلائے۔ ورنہ آیندہ کو سست ہو جائینگے ÷

ہر ایک مشنری کو لازم ہی کہ ہر کرسچین بوائز اور گرلس اسکول میں کچھ پیشہ ضرور جاری رکھیں اور شروع ہی سے لڑکوں کو محنت کش بنا دیں تاکہ جوانی میں اُن کو بُرا نہ معلوم ہووے خدا کرے کہ ہندوستان کے مسیحی لوگ جلد اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر چلنے اور دوڑنے لگیں اور اپنے ساتھ اوروں کو بھی دوڑاویں۔ آمین ÷ الراقم جبار پرشاد از ملکنہ ÷

نیشنل کانگرس اور پنجابی مسیحی

۵- جنوری ۱۸۹۴ء کے نورافشاں میں ایک مضمون بعنوان "نیشنل کانگرس اور پنجابی عیسائی" کیطرف میری توجہہ دلائی گئی میں نے ذیل کی سطروں کو بڑے تعجب اور افسوس سے پڑھا۔

"یوںہی ایک مسیحی جوان سے جو دربانی چوکی پر کانگرس کے منڈوے کے دروازے پر بیٹھا تھا۔ میں نے دریافت کیا کہ کیا آپ بھی ڈیلیگیٹ ہیں؟۔ کہا کہ ہاں۔ دریافت کرنے سے یہہ بات صریح جھوٹھ معلوم ہوئی وہ ڈیلیگیٹ نہیں مگر والنٹیر تھے۔ لطف یہہ کہ سیدھی بات بھی نہیں کرتے تھے۔ کانگرس کے والینٹر کیا ہوئے۔ شاہی دربان بن بیٹھے خبر نہیں کیا عہدہ مل گیا۔ خیر وہ جانیں" ÷

آہ! یہہ کون نالایق مسیحی تھا؟ افسوس یہہ کون ننگ مذہب یہہ کون عار دین تھا؟ ÷

فقط تین مسیحی نوجوان کانگرس کے والنٹیر تھے جن میں سے دو صاحب تو صاف کہتے ہیں کہ اُنہوں نے نورافشاں کے نامہ نگار کی شکل تک بھی نہیں دیکھی۔ تیسرا کہتا ہی کہ اُس نے دور سے دیکھا ضرور لیکن گفتگو نہیں ہوئی۔ اُن کی ڈیوٹی منڈوے کے دروازے پر ایک منٹ کے لئے بھی نہیں لگی۔ اور جو صاحبان کہ وہاں تشریف رکھتے تھے۔ بخوبی جانتے ہیں کہ یہہ صاحب دروازے کے پچاس گز نزدیک تک بھی نہیں آسکتے تھے!

غرضیکہ کئی ایک واقعات سے میری پوری پوری تسلی ہو گئی کہ جس نالایق نے یہہ جھوٹھ کہا وہ مسیحی نہیں بلکہ غیر مسیحی تھا ÷ مناسب معلوم ہوا کہ اسکی تردید کی جائے۔ اسلئے میں نے اپنے مہربان اور کرم فرما استاد جناب منشی

حسن علی صاحب سفیر کو لکھا کہ اس کی تردید فرمادیں + عرصہ تک تو جواب ہی سے جواب ملا - اور پھر بڑی کوششوں سے ملا بھی تو یہہ ملا "کہ مہذبانہ طور ایک آرٹیکل لکھو - بلا توقف درج اخبار کیا جائیگا"۔ استاد کا حکم اور ساتھہ ہی یہہ بھی جو کہ میری طرح مغربی تعلیم کے نشہ سے سرشار ہو اور جس نے گوری گوری رنگت کے پروفیسروں سے فلاسفی کی تعلیم پائی ہو - اسکی بلا جانے تہذیب کس چڑیا کا نام ہی - سخت مجبوری کی حالت ہی ٭

نہی لکھنے کی اجازت ہی نہ فریاد کی ہی
چپ ہی رہجاؤں - یہہ مرضی مرے استاد کی ہی

خیر آمدم بر سر مطلب

جو کچھ نورافشاں کے نامہ نگار نے لکھا - غلط ہی - اُمید وہ اپنے بیان کو واپس لینگے - ورنہ اُمید کہ وہ نورافشاں کے ذریعہ اُس نوجوان کے نام وغیرہ سے ضرور اطلاع دینگے ٭ اگر کسی مسیحی جوان نے یہہ جھوٹھ کہا ہو - تو قابل شرم ہی ٭

الراقم
نامہذب خان

غفلت یا بے احتیاطی

سیالکوٹ سے ایک انگریزی کا چھپا ہوا کاغذ آیا ہی جسپر راقم کا نام نہیں - چندہ واسطے انگریزی مشین (چھپوائی) کے مانگا ہی اور لفافہ پر اگرچہ نصف آنہ کا ٹکٹ لگا ہوا ہی لیکن بھاری ہونے کے باعث ایک آنہ محصول دینا پڑا - اگر بک پوسٹ بھیجا جاتا تو زاید محصول نہ دینا پڑتا اور نام نیچے ہوتا تو اُسپر غور کیا جاتا کہ چندہ بھیجا جاوے یا نہیں اور کس کے پاس بھیجا جاوے - اُمید ہی اور جگہہ بھی اسی طرح کیا ہوگا ٭

گر ہمیں مکتب و ہمیں مُلّا
کار طفلاں تمام خواہد شد

راقم ایک شخص جس پر ایک آنہ جرمانہ ہوا ہی

واقعات و زمانہ

سرحدی معاملات

امیر صاحب کابل کی دوستی پر جس قدر خوشی ظاہر کی جاتی ہی اُسی قدر کابل و ہندوستان کی تجارت سال بسال سُست پڑتی جاتی ہی - اسکی وجہہ کئی مرتبہ ظاہر کرچکے ہیں کہ امیر صاحب کابلی مال پر بہت سختی کے ساتھہ محصول برآمد حاصل کرتے ہیں - پشاور اور کابل کے درمیان ۹ مقامات پر محصول لیا جاتا ہی اور کسی مقام سے مال بغیر چٹھی کے آگے نہیں گذرنے پاتا - سب سے پہلے جس وقت مال کابل سے باہر نکلتا ہی اس پر بھاری محصول برآمد لگایا جاتا ہی اور اُس کے بعد مقامات سرخ پل گندمک جلال آباد دبساول ڈھکہ اور نیز پشاور میں جدا جدا محصول چنگی لیا جاتا ہی - بقول انگریزی اخبار افغانی تاجر اسبات کی شکایت کرتے ہیں کہ گورنمنٹ ہند امیر صاحب کو پشاور میں محصول کے لینے کی کسلئے اجازت دیتی ہی - پشاوری سوداگران میاں سید احمد سیٹھی اور میاں محمد گل کے کابلی ایجنٹوں پر امیر صاحب نے جو عظیم جرمانے اس جرم خفیف کے لئے عاید کئے ہیں کہ اُن کے پاس اسحاق خان کی ضرب کے روپئے برآمد ہوئے اس پر فرقہ تاجران میں سخت تشویش پیدا ہوگئی ہی لیکن مزید حالات سے انگریزی اخبار کو معلوم ہوا ہی کہ امیر صاحب کی ناراضی کی اصل وجہہ یہہ تھی کہ وہ اپنا مال ہندوستان سے بخارا کو براہ کابل نہیں بھیجتے تھے بلکہ براہ بمبئی و ایران روانہ کیا کرتے تھے کہ جس سے گورنمنٹ کابل کو چنگی کا نقصان اُٹھانا پڑتا تھا - خیال کیا جاتا ہی کہ اگر تاجران مذکور اسبات کا عہد کریں کہ آیندہ اپنا مال بخارا کو براہ کابل بھیجا کریں گے اور وہاں کا مال بھی براہ کابل منگوایا کریں گے اور نیز اگر وہ اسحاق خان کی ضرب کا تمام روپیہ جو اُن کے پاس موجود ہو داخل کردینگے تو امیر صاحب جرمانہ مذکور معاف کردیں گے" انگریزی اخبار کو خبروں آمدہ جلال آباد سے معلوم ہوا ہی کہ کرنیل محمد افضل خان برٹش ایجنٹ دربار کابل بیمار ہیں اس باعث وہ تبدیل کئے جاویں گے اور قاضی محمد اسلم خان صاحب سی - ایم - جی - ڈپٹی کمشنر جھنگ بجائے اُن کے کابل کو تبدیل کئے جاویں گے ٭ اس خبر کی تصدیق کلکتہ کے اخبار نے بھی کی ہی جو لکھتا ہی کہ برٹش ایجنٹ متعینہ کابل ہندوستان کو واپس آتے ہیں - اُن کو کابل میں خدمت کرتے ہوئے تین سال ہوئے ہیں اور وہ خود خواہشمند ہیں کہ اس عہدہ سے تبدیل کئے جاویں - سرکاری طور پر ابھی ظاہر نہیں کیا گیا کہ قاضی محمد اسلم صاحب بجائے ان کے ایجنٹ دربار کابل مقرر کئے جاویں گے گو ان کا تقرر غالبات سے متصور ہی ٭

امیر صاحب کی خدمت میں بہت سے گمنام خطوط موصول ہورہے جن میں امیر صاحب کو سخت لعن طعن کیجاتی ہی اور لکھا جاتا ہی تم مظالم سے باز آؤ اور اپنے نالایق افسروں کا انتظام جلد کرو جو بے ایمان اور رشوت خوار ہیں اور اگر ایسا نہ کروگے تو ملک میں بغاوت پیدا ہوگی اُس وقت پچھتانے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا - امیر صاحب ان خطوط کو پڑھکر برگشتہ ہوئے اور حکم دیا کہ اُن کے لکھنے والوں کا پتہ لگایا جاوے چنانچہ اُس حکم کی تعمیل میں بہت سے خفیہ تاڑباز مختلف نواح قلمرو کو روانہ کئے گئے ہیں - دیکھئے کن کن کی شامت آتی ہی اور کوئی پکڑا بھی جاتا ہی یا نہیں ٭ ولایت سے خبر آئی ہی کہ مسٹر ٹی ایس پائن صاحب جو امیر صاحب کے مشہور انجنیر ہیں اور جن کو سال نو کی تقریب پر سی - ایس - آئی - کا خطاب عطا کیا گیا تھا اُن کو لندن میں نائٹ کا منصب عطا کیا گیا ہی اور اب وہ سر سیلسٹر پائن کے نام سے پکارا جایا کریں گے ٭ (عام)

حفظان صحت

مکان

بہت سے اصحاب جانتے ہوں گے کہ اس زمانہ میں تعلیم یافتہ لوگوں کو صحت قایم رکھنے کا بہت خیال ہو گیا ہے۔ اور دیہات قصبات میں اس طرف بہت کچھ توجہ ہوتی جاتی ہے۔ بیماری سے بچنا اور تندرستی کا قایم رکھنا ایسے مضامین ہیں جن پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے اور عام آدمیوں کو صحت اور حفظان صحت کے جس قدر عام فہم اصول بتلائے جاویں تھوڑا ہے کیونکہ اس طرح سے اُن کی وہ خدمت ہو سکتی ہے جس سے علاوہ اس جہان کے عقبےٰ میں بھی ثواب حاصل ہو سکتا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ تندرستی ہزار نعمت ہے یہہ نہیں تو کچھ نہیں۔ زندگی بے مزہ ہے یہہ ظاہر ہے کہ بیماری کی دقت کے علاوہ مریض۔ اُس کے خاندان اور اُس کے دوست آشنا رشتہ داروں کو بھی تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے اور بعض اوقات وہ مریض کی خدمت کرتے ہوئے خود مریض بنجایا کرتے ہیں گذشتہ بیس پچیس برس کے عرصہ میں فن طبابت میں بہت ترقی ہوئی ہے۔ اور طبابت جراحی اور حفظان صحت کے متعلق بہت سی نئی باتیں دریافت ہوئی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مرحوم ڈاکٹر پارکس کا یہہ قول بہت ہی ٹھیک تھا۔ کہ دیہات قصبات اور شہر کے لوگوں میں سے بہت سی بیماریاں جیتیں تباہیاں قبل از وقت موتیں خود بخود دور ہو سکتی ہیں اگر مکانات کی درستی اور اصلاح کیجاوے۔ اسہال۔ ہیضہ۔ ضیق النفس تپ محرکہ اور سل۔ دق وغیرہ اس قسم کی بیماریاں ہیں کہ اگر انسان احتیاط رکھے اور حصول حفظان صحت کو نظر انداز نہ کرے تو بلا شبہ ان سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ چیچک۔ سرخ تپ۔ سرخ باد۔ اور ٹائیفس بخار امراض متعدی شمار ہوتے ہیں یعنے چھوت سے ایکدوسرے میں سرایت کر جاتے ہیں۔ ان امراض سے بھی انسان حفاظت میں رہ سکتا ہے۔ اگر وہ اپنے گھر کی احتیاط سے خبرداری رکھے۔ کھانسی۔ دمہ۔ زکام۔ پھیپھڑوں کی سوزش گٹھیا وغیرہ بھی ایسی موذی بیماریاں ہیں جن کا آغاز سانس لینے کی خرابیوں۔ پرنم ہوا میں رہنے بھیگے کپڑے پہننے اور سیلدار مکانوں میں بسنے سے ہو جاتا ہے ہم نے ان بیماریوں کو خصوصیت کے ساتھ مجتمع کر کے اس لئے لکھا ہے کہ ان کا تعلق براہ راست مکانات اور اُن کے گرد نواح کی حالت پر منحصر ہے۔ واضح ہو کہ مکانات میں ہم نے کسی قسم کی خصوصیت نہیں رکھی۔ بلکہ جائے سکونت سے مراد رکھی ہے خواہ وہ عالیشان مکان ہوں محل ہوں قلعے ہوں۔ یا جھونپڑیاں ہوں یا کھپریل اور چھپر اور گھاس پھوس سے چھائے ہوئے کوٹھے ہوں یا سادھو فقیروں کی کٹیائیں ہوں خواہ وہ کلکتہ۔ بمبئی۔ کراچی۔ لاہور۔ امرتسر الہ آباد۔ مدراس کی زمینوں پر بنائے گئے ہوں خواہ وہ گنگا جمنا کے کنارے پر آباد ہوں۔ خواہ وہ چھوٹے چھوٹے گانوں کی اراضیات پر بنے ہوئے ہوں۔ بہت کچھ رہنے بسنے کا طریق ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ اور بعض حالتوں میں زمین و آسمان کا سا فرق ہوتا ہے۔ مگر ہم یہہ دکھانے کی کوشش کریں گے۔ کہ وہ قوانین قدرت جو انسان اور حیوانوں کی صحت اور تندرستی پر براہ راست اثر پذیر ہوتے ہیں۔ سب یکساں ہیں خواہ وہ انسان غاروں میں رہتے ہوں یا بارہ دریوں میں خواہ وہ پہاڑوں پر رہتے ہوں یا میدانوں میں خواہ وہ دو کانوں میں بیٹھتے ہوں۔ یا شاہی محل سراؤں میں سوتے ہوں۔ ساتھ ہی ہمیں یہہ بھی یقین ہے کہ یہہ اصول جیسے ایک حالت میں سیدھے سادھے ہیں ویسے ہی دوسری حالت میں بھی ہوتے ہیں۔ غرضیکہ مختصر کلام یہہ ہے کہ قدرت کے قانون اور اُصول سب کے لئے یکساں ہیں۔ یہہ حضرت انسان کی جدت اور اُس کی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ اُن کا کس طرح سے استعمال کرے۔ آیا اُن پر جیسا کہ چاہئے۔ عمل کر کے اپنی زندگی کو خوش رکھے اور دوسروں کے فائدہ پہنچانے کا باعث ہو یا اُن کا خراب استعمال کر کے نہ صرف یہی کہ آپ روگی اور دکھی رہے بلکہ دوسروں میں امراض پھیلانے کا سبب بنے ✦ (ہفتہ وار م)

پسٹیور انسٹیٹوٹ

ایک صاحب بٹالہ ضلع گورداسپور سے لکھتے ہیں کہ:۔ مورخہ ۲ مارچ کو پاسٹر انسٹیٹوٹ کی بابت جلسہ ہوا جس میں صاحب ڈپٹی کمشنر۔ جج صاحب۔ پادری صاحب شہر کے روساء و اہلکار شامل تھے۔ انسٹیٹوٹ کی ہندوستان میں قایم کرنے کی ضرورت بیان کی گئی۔ ما ؏ روپیہ چندہ ہوا صاحبان ذیل نے زیادہ چندہ دیا۔ پادری صاحب ؏۔ پروفیسر میا سنگہ صاحب اہلووالیہ مالک کارخانہ میرے کا سرمہ ؏ لالہ کاشی رام صاحب بھنڈاری ؏۔ لالہ فقیر چند صاحب ؏۔ لالہ کشندیال صاحب ؏۔ پروفیسر صاحب نے علاوہ چندہ کے آیندہ کے لئے مستقل طور پر ایکسو روپیہ سال اس انسٹیٹوٹ کے واسطے چندہ دینے کا وعدہ فرمایا ✦

مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی

مجسٹریٹ چھاؤنی فیروزپور نے اُس مقدمہ میں فیصلہ صادر فرمایا جس میں پنڈت ستیانند اگنی ہوتری ساکن لاہور نے فیروزپور کے نابینا پلیڈر چنداسنگہ پر زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ دائر کیا ہوا تھا۔ صاحب مجسٹریٹ نے تجویز کیا کہ مستغیث اپنے دعوی کو ثابت نہیں کر سکا۔ بلکہ تمام کارروائی لغو اور اعلی درجہ کی تکلیف دہ ثابت ہوئی ہے اس لئے ملزم بری کیا گیا ✦ (دوست ہند)

عجیب سوئی

جناب ملکہ معظمہ کے پاس ایک عجیب قسم کی سوئی ہے۔ یہہ مقام ریڈچہ کے مشہور کارخانہ میں بنی ہے اس کی صورت ٹروجن کے مینار کی سی ہے۔ اور جتنے واقعات ملکہ قیصرہ کی عمر میں گذرے ہیں وہ سب اس قدر باریک حرفوں میں کندہ ہیں

نمائش گاہ پنجاب کا اختتام

پانچویں مارچ منگل کے روز پنجاب نمائش گاہ کے بند کرنے کا دن تھا۔ خاتمہ کی رسم میانمیر کے میجر جرنیل لارڈ فرانکفورٹ نے اپنے ہاتھ سے ادا کی۔ یہہ جرنیل صاحب اس ملک کی صنعت و حرفت کی ترقی کے دل سے خواہاں ہیں۔ حاضرین کی تعداد اچھی تھی کرنل ہچنسن مسٹر ہری مسٹر سنڈی فورڈ رائے بہادر گنگارام بھائی میہان سنگھ اور پروفیسر اومن معہ میم صاحبہ کے شرکا جلسہ میں سے تھے +

لارڈ فرانکفورٹ پنجاب لائٹ ہارس کے ایک اعزازی دستہ کے ساتھ نمائشگاہ میں آئے اور بڑے کمرے کے وسط میں کرسی صدارت پر بیٹھے۔ مسٹر انڈریوز سکرٹری نمائشگاہ نے رپورٹ کا خلاصہ پڑھا +

یہہ نمائشگاہ ۲۶ دسمبر ۱۸۹۳ء کو لفٹنٹ گورنر پنجاب نے اپنے دست مبارک سے کھولی تھی اور جو ایڈریس لاٹ صاحب کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا اُس میں اس نمایش کے اغراض و مقاصد واضح طور پر دکھلائے گئے ہیں اس نمایش میں پنجاب کے ہر ضلع سے چیزیں آئیں بلکہ دیسی ریاستوں (مثلاً جموں کشمیر بہاولپور جیند۔ نابہہ۔ پٹیالہ۔ چمبہ۔ منڈی۔ کپورتھلہ کلسیہ) سے بھی مال آیا۔ ان کے علاوہ کئی دیسی کاریگر اور سوداگر نمائشگاہ میں اپنا مال فروخت کرنے کیلئے لائے جس میں بالخصوص ہندوستانی ساخت کی اشیا تھیں پنجاب کے علاوہ ہنجور۔ جے پور۔ مرادآباد میرٹھ سے بھی مال آیا اور فروخت ہوا۔ نمایش گاہ کی اشیاء کی کل تعداد بارہ ہزار پانسو ساٹھ ہے نمایش کے پہلے ہفتہ میں کن لاکش تارکش دکپاشالباف دری باف پٹوبی۔ لاکھہ کا کام کرنے والے سنار وغیرہ بھی موجود تھے اور کام کرتے تھے۔ اشیاء نمائشگاہ کو مندرجہ ذیل خانوں میں تقسیم کر سکتے ہیں +

روئی۔ اون۔ ریشم۔ لکڑی۔ دہات۔ چمڑہ۔ مٹی کا کام شیشہ کا کام۔ تصاویر۔ فوٹو کی تصویریں۔ تعلیم کی کتابیں۔ سائینس کے اوزار۔ میو آرٹس سکول میں سے ٹکنیکل سکول لاہور اور امرتسر اور دہلی کے انڈسٹریل سکولوں سے بھی چیزیں آئی تھیں + اٹھارہ ہزار پانسو چونتیس آدمیوں نے نمایش گاہ کی سیر کی اور چار ہزار آٹھہ سو روپیہ ٹکٹوں سے وصول ہوا۔ چوبیس ہزار روپیہ کی چیزیں فروخت ہوئیں۔ یہہ نمایش پہلی سب نمائیشوں سے مالی حالت میں بہت اچھی رہی ہے۔ نمائشگاہ ہر روز دس بجے سے ۵ بجے شام تک کھلی رہتی تھی۔ کئی مرتبہ رات کو بجلی کی روشنی بھی کی گئی۔ لارڈ فرانکفورٹ نے ان لوگوں کو جن کی اشیا قابل داد تھیں سارٹیفکٹ عطا فرمائے انہیں امرتسر کے دیوی سہائے چھجو مل سوداگران پشمینہ اول نمبر پر تھے۔ لارڈ فرانکفورٹ نے مختصر سی ایک تقریر بھی کی جس میں فرمایا کہ نمایش گاہ کو بہت کامیابی حاصل ہوئی اور اس سے اپنی خوشنودی کا اظہار کیا۔ اور اخیر میں کارکنوں کی حوصلہ افزائی اور اُن کا شکریہ ادا کیا + (اخبار ہفتہ وار)

ہندوستانی ولایت میں

انگلستان میں ہندوستانیوں کی تعداد سال بسال بڑھتی جاتی ہے ۱۸۹۰ء میں ۲۰۷ ہندوستانی ولایت میں تھے اور ۱۸۹۱ء میں ان کی تعداد ۳۰۰ تک پہنچی + بنگالہ سے ۹۴ ہندو ۵ مسلمان ۲ دیسی عیسائی ہیں۔ بہار سے ۱۴ مسلمان ہیں اور ۲ ہندو ۵ بمبئی سے ۳۵ پارسی ہیں جن میں ۲ عیسائی شامل ہیں اور ۴۹ ہندو اور ۱۷ مسلمان گئے ہیں۔ مدراس سے ۱ ہندو۔ اور ۲ عیسائی ہیں لیکن مسلمان کوئی نہیں ممالک شمال مغرب سے ۱۲ مسلمان ۲ عیسائی اور تین ہندو گئے ہیں ممالک وسطی سے صرف ایک ہے اور وہ ہندو ہے پنجاب سے ۳۳ ہندو۔ ۵ عیسائی اور ۹ مسلمان ہیں برما سے ۱۱ آدمی ہیں۔ میسور سے ایک ہندو۔ حیدرآباد سے ۴ مسلمان۔ بڑودہ سے ۴ ہندو ۲ مسلمان۔ کاٹھیاوار سے ۲ ہندو اور ایک مسلمان۔ اور کچھ سے ایک ہندو۔ خلاصہ یہہ ہے کہ بنگالہ سے ۱۰۱ آدمی ولایت میں ہیں۔ بمبئی سے ۹۹ مدراس سے ۱۳۔ ممالک شمال مغرب سے ۱۷۔ ممالک وسطی ایک۔ پنجاب سے ۴۹۔ دیسی ریاستوں سے ۱۵۔ برما سے ۱۱۔ منجملہ ۳۰۶ ہندوستانیوں کے ۲۴ تو امتحان سول سروس کے اُمیدوار ہیں۔ ان میں ۴ مسلمان ہیں۔ ۲ پارسی اور باقی ۱۶ ہندو ہیں + قریب ایک درجن ہندوستانی عورتیں بھی انگلستان میں وارد ہیں۔ یہہ اکثر طبابت سیکھتی ہیں اور ایک نقاشی کی تعلیم پاتی ہے +

(اخبار عام)

ولایتی کپڑے پر محصول درآمد

اخبار پایونیر کو لندن سے یہہ خبر موصول ہوئی ہے کہ سکرٹری آف سٹیٹ صاحب کی کونسل کے تمام ممبروں کی رائے یہہ تھی کہ ہندوستان میں ولایتی ساخت کے سوتی پارچوں پر محصول درآمد ضرور قایم کرنا چاہئے اور لارڈ کمبرلی صاحب نے بھی اس رائے کی درستی کو قبول کیا تھا لیکن جسوقت یہہ معاملہ کیبنٹ میں پیش ہوا تو وہاں یہہ قرار پایا کہ محصول نہیں لگانا چاہئے پس لارڈ کمبرلی صاحب نے تفسوخی کے اختیار سے کام لے کر کونسل کی رائے خارج کر دی + اخبار ٹایمز نے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ ہندوستان میں گورنمنٹ کے اِس ارادہ کے خلاف سخت جوش پھیلا ہے کہ ولایتی کپڑہ ہندوستان میں محصول درآمد سے مستثنی کیا جاہے بقول اخبار مذکور ایسی باتوں کے آثار ہویدا ہو رہے ہیں کہ جس چادو کے اثر سے برطانیہ کا قبضہ ملک ہندوستان پر قایم ہے اُس کی طاقت کم ہو رہی ہے اور اگر کبھی خدانخواستہ ایسا معاملہ پیش آیا کہ یہہ اثر بالکل معدوم ہو جائے تو انگلستان کی اخلاقی عظمت اس ملک سے بالکل اُٹھہ جاویگی + تازہ خبروں سے معلوم ہوا کہ ہندوستان کے عام واویلا کا ولایت میں یہاں تک اثر ہوا ہے کہ ہوم گورنمنٹ کو ولایتی پارچہ پر محصول درآمد قایم کرنے کی تجویز بمجبوری منظور کرنی پڑے گی +

ملکوں اور شہروں کے مختصر خبریں

لندن ۱۰ مارچ مسٹر گلیڈسٹون اپنے پاس عہدۂ لارڈ پریوی سیل کا نہیں رکھینگے اور نہ کے بی نٹ میں شامل ہونگے - کہا جاتا ہو کہ مسٹر رسل انڈر سکرٹری آف سٹیٹ ہند اور عہدہ قبول فرماویں گے مگر ابھی تک طے نہیں ہوا کہ وہ کیا ہوگا +

لندن ۸ مارچ مسٹر گلیڈسٹون کو سردی لگنے سے بخار آگیا ہو - چارپائی پر سے باہر نہیں آتے +

لندن ۹ مارچ لارڈ ٹویڈ موتھ لارڈ پریوی سیل مقرر ہوئے ہیں اور کے بی نٹ میں بھی داخل کئے گئے +

مسٹر گارڈنر بدستور بورڈ زراعت کے صدر نشین رہینگے +

شہنشاہ روس کا امن دوست ہونا اس بات سے صاف ظاہر ہو کہ وہ اسحاق خان کی بغاوت کے وقت کس طرح سے سب سے علیحدہ رہے +

انگلو انڈین اسوسی ایشن کلکتہ نے ایک تجویز پاس کی کہ وایسرائے کی کونسل کے غیر سرکاری ممبروں سے درخواست کی جائے کہ وہ روئی کے باہر سے آنے پر محصول لگانے کے لئے زور دیں - غالب ہو کہ اور بھی کئی انجمنیں اسبارہ میں تحریک کریں گی +

روم - ۹ مارچ چیمبر آف ڈپٹیز کے باہر ایک بم کا گولہ چھوڑا گیا جس سے کھڑکیاں ٹوٹ گئیں اور آس پاس کے مکانوں کو نقصان پہنچا - پانچ آدمیوں کو زخم لگے اور ایک آدمی گرفتار ہوا ہو جس کو مجرم سمجھا جاتا ہو +

۷ مارچ کو پشاور میں ایک پولیس کانسٹبل کو ایک دوسرے کانسٹبل پولیس نے جو جیل خانہ میں پہرہ پر تھا گولی سے زخمی کیا اور خود بھاگ گیا +

سب قسم کے اخبارات لارڈ روسبری کو وزارت پر مبارکباد دے رہے ہیں +

اخبار پاینیر کا نامہ نگار لنڈن سے تار دیتا ہو کہ سکرٹری آف سٹیٹ کی کونسل کے سب ممبر روئی پر محصول لگانے کی تائید میں تھے اور لارڈ کمبرلی ذاتی طور پر قایل بھی ہو گئے تھے مگر کے بی نٹ میں مسئلہ پیش کرنے کے بعد اُنہوں نے اپنی رائے بدل دی +

ایک بڑا ضروری مسودہ بہت جلد شملہ میں حضور ویسرائے کی مجلس وضعان آئین و قوانین میں سر چارلس پریچرڈ پیش کریں گے - یہہ مسودہ شملہ میں طیار ہو گیا ہو اور کونسل کے پاس چلا گیا ہو +

چھاؤنی راولپنڈی میں ایک گروہ بدمعاش چھلکو کا وارد ہوا ہو اور پولیس نے باشندوں کو خبردار کیا ہو کہ راتوں کو کنڈے تالہ سے محتاط رہیں اور بے احتیاط مت ہوں +

مہاراجہ صاحب بڑودہ ریوریا میں تبدیل آب و ہوا کر رہے ہیں - انھوں نے سونا گو میں چاندماری کے عالمگیر جلسہ میں شمولیت کا ارادہ ظاہر کیا ہو اس موقعہ پر کپتان ایونس گارڈن صاحب کو حکم ہوا ہو کہ مہاراجہ صاحب بہادر کے ہمراہ رہیں +

پنجاب گزٹ سیالکوٹ لکھتا ہو کہ - افسوس ہو کہ رائے دیوان چند صاحب کو اُن کی برادری نے ۲۵ ماہ فروری ۱۸۹۴ء کو ایک عام جلسہ کرکے برادری سے خارج کر دیا مختلف شہروں سے برادری کے ممبر اسی غرض کے لئے جمع ہوئے تھے - دیوان سکندر لال صاحب رئیس وزیر آباد اس جلسہ کے پریزیڈنٹ تھے +

شہنشاہ بیگم روس کی نسبت یقین کیا جاتا ہو کہ وہ برابر کوشش کر رہی ہیں کہ شہنشاہ کو جرمن سے نفرت ہو اور انگلستان سے اتفاق نہونے پائے +

حال کی بارشوں کی وجہہ سے جہلم میں بہت سیلاب آیا - دریا ساڑھے چھہ فٹ چڑھ گیا ریل کے پل کا بہت سا مصالح بہ گیا - پہاڑ سے جو میدانوں میں پانی آیا - وہ سیلاب کی صورت میں تھا - اور گجرات کے قریب بھمبر میں بہت زیادہ طوفان آیا +

کونسل وایسرائے میں محاصل درآمد کی بحث پر تمام غیر سرکاری ممبروں کی رائے ایک طرف ہو +

مجالس تجارت بمبئی بنگالہ و مدراس نے گورنمنٹ کو لکھا ولایتی پارچہ پر محصول درآمد ضرور لگے +

ہندوستان کی سرحد شمال مغرب کی حد امیر کابل کے افسروں کے ہمراہ عنقریب قایم کیجاویگی +

ایک مقام پر تین میل ریلوے بہہ گئی ہو - مرمت پر بڑی سرگرمی خرچ ہو رہی ہو +

پٹیالہ میں گھوڑ دوڑ کی عظیم دھوم ہو - بڑے بڑے معزز یورپین مہمان دور دور سے مدعو ہوئے +

دہلی میں تین جاٹ پکڑے گئے جو سکہ قلب بنا بنا کر چلایا کرتے تھے +

یونیورسٹی الہ آباد میں سائنس و انجنیرنگ کی فکلٹی بھی قایم کیجاویگی +

یونیورسٹی مذکور کو اختیار ہوگا کہ ڈاکٹر و بچلر آف سائنس کی ڈگریاں بھی دیسکے +

فرانس کے بینک اسکوپ کے دیوالہ کی رقم ۳ ½ کروڑ فرینک ہو - ڈائرکٹر بے ایمانی کے لئے قید کیا گیا +

مسٹر گلیڈسٹون نہ کیبنیٹ میں شامل رہیں گے نہ لارڈ پریوی سیل کا عہدہ اختیار کریں گے +

لارڈ ٹویڈ موتھ لارڈ پریوی سیل مقرر ہوئے اور کیبنٹ میں داخل کئے گئے ہیں +

رائٹ آنریبل ہربرٹ گارڈنر صاحب بدستور سابق پریسیڈنٹ مجلس زراعت رہینگے +

سر فلب کری جدید برٹش سفیر دربار قسطنطنیہ نے ۶ مارچ کو سلطان المعظم سے ملاقات کی +

ہندو افغانستان حدبندی کا کام ۲۱- مارچ کے بعد شروع کیا جاوے گا +

خیبر کورم وزوب کی حدود قایم ہونگی - وزیرستان کی حدبندی بالفعل ملتوی رہیگی +

پلیڈران سندہ کا امتحان ۱۱- اپریل کو کراچی میں لیا جاویگا +

رنگون میں حضور قیصر ہند کا بت رکھنے کے لئے ایک جینی نے ۱۵- ہزار دیا ہی +

کوئیٹہ میں فوجی گورہ مسمی گہم کو ایک ہمراہی کے قتل کے لئے ۵ سال قید کا حکم ہوا +

چیف کمشنر صاحب نے ناگپور میں ٹون ہال کی بنیاد رکھی یہہ کنڈال ہال کہلائیگا +

سر جارج برڈوڈ صاحب کے بت کی رسم افتتاح بمبئی یونیورسٹی میں عنقریب ادا ہوگی +

کلکتہ میں ایک کشتی ۳۴۰ بورہ چاول کے ساتھ طوفان میں غرق ہوگئی +

نیلگری ریلوے کا کام کمی روپیہ کے باعث بالفعل بند کیا گیا ہی +

گورنمنٹ ہند نے حکم دیا برما کے ذخیرہ کسریٹ کے عین کی نسبت مفصل رپورٹ پیش ہو +

گوداوری کا ریلوے پل اور مدراس شہزادہ کی شاخ ریلوے بنانیکی تجویز بالفعل ملتوی کی گئی +

پرنس بسمارک کے بڑے بیٹے کلکتہ میں ہیں انہوں نے ہائیکورٹ کی سیر فرمائی +

شاہ ایران نے بھی نقرئی سکہ کا مسکوک کرنا اپنے قلمرو میں بند کر دیا + شاہ موصوف نے یہہ بھی حکم دیدیا ہی کہ اُن کے ملک میں چاندی داخل نہونے پائے +

افریقین علاقہ گمبیا میں برٹش فوج نے اور فتح پائی اور مقام بسمبالہ پر قبضہ کرلیا: دشمن نے خفیف مقابلہ کے بعد نیچا دیکھا لیکن بعد میں پھر زور سے حملہ کیا تھا: اس جنگ میں بھی سخت نقصان کے ساتھ شکست کھائی ہمارے ۹ زخمی ہوئے +

ممالک روس میں جو عورتیں ڈاکٹری پیشہ کرتی ہیں اُن کی تعداد قریب ۷۰۰ ہی:

عورت ڈاکٹروں کو پرائیویٹ پریکٹس میں قریب ۴۰۰ روپیہ ماہوار حاصل ہوتا ہی +

قدیم مصری زمانہ کے دس ہزار نسخے وائنا میں ایک خاص نمائشگاہ میں رکھے گئے ہیں + ڈہائی ہزار برس کی عجیب باتیں ان سے ظاہر ہوتی ہیں کہ اندنوں مصر میں کیسی ترقی تھی + ثابت ہوتا ہی کہ اس عصر میں چھاپا معلوم تھا اور چیتھڑوں سے عمدہ کاغذ تیار ہوتا تھا: ان باتوں کو دیکھکر حیرت ہوتی ہی کہ ولادت مسیح سے ۱۲ سو برس قبل وہاں اندنوں کی سی تہذیب تھی + یہہ مجموعہ کاغذات کا الفیوم سے دستیاب ہوا تھا اور آرچڈیوک آسٹریا نے عظیم قیمت پر خرید کیا +

تبت میں حال کے سخت زلزلے سے بڑے لاما کی خانقاہ واقع مقام ہیونن مسمار ہوگئی +

چکاگو میں پونے دو لاکھ آدمی نمائش کے بند ہونیکی وجہہ بیکار ہوئے حکام شہر بدر کئے گئے: اُن کے رہنے سے جرایم کو ترقی تھی کیونکہ پیٹ بڑی بلا ہی - چھانٹ چھانٹ کر نکالے گئے +

شاہ اٹلی دن بھر میں ایک ہی مرتبہ کھانا کھاتے ہیں +

آکسفورڈ یونیورسٹی میں بوڈن صاحب کے سنسکرت وظیفہ کے امتحان میں ابکے کوئی پاس نہوا +

ڈنڈی سے دو عورتیں نامہ نگاری اخبار کے لئے روئے زمین کی سیر کو نکلی ہیں - یہہ تمام ممالک میں عورتوں کے حقوق کی حالت کو دیکھکر اپنے اخباروں کو کیفیت لکھیں گی +

سرحد گومل پر قوم وزیری کی شرارت بہت بڑھ گئی ہی اس شرارت کے بڑھنے سے فوج وہاں پر اضافہ کیجاویگی +

خبر ہی بہم قلات کے اخراجات وضع کرکے قلات کا خزانہ جدید خان صاحب کو واپس کیا جاوے گا +

دیسی ریاستوں کی شاہی فوج کی نسبت حکم ہوا کہ مارٹنی ہنری بندوقوں سے مسلح کیجاوے +

لارڈ الگن صاحب نے فوج مذکور کے لئے ایک تمغہ دیا کہ قواعد میں جو اول نکلے وہ پائیگا +

لاٹ صاحب پنجاب کے دورے سے رعایا کو بہت فائدہ ہو رہا ہی - بیان کیا گیا دورہ میں ہر مقام پر لاٹ صاحب رعایا کے اعرالیضات خود لیتے ہیں +

اٹلی کی مجلس چیمبر میں بم کا گولا پڑا - کھڑکیاں ٹوٹیں - نواح کے مکانات کو صدمہ پہنچا - ۵ آدمی مجروح ہوئے - ان سے ایک گرفتار ہوا شبہہ ہی کہ اسی کا کام تھا +

فرقہ پارنلائٹ نے اشتہار شایع کیا کہ ہوم رول ملتوی کرنے کے لئے مسٹر گلیڈسٹون مستعفی ہوئے ہیں اشتہار مذکور میں لکھا ہی ہمیں لارڈ روزبری پر اعتقاد نہیں اس فرقہ میں صرف ۹ ممبر ہیں +

ڈیوک آف ڈیونشایر نے منجانب فرقہ یونینسٹ جدید وزارت کو بخوبی تشفی دی ہی - ڈیوک نے کہا ہم صرف ہوم رول کو پاس نہ ہونے دینگے باقی امور میں مخالفت نکریں گے +

امریکہ کی جنگ آزادی پر ایک عظیم سرکاری کتاب ۳۰ سال میں تیار ہو کر شایع کی گئی یہہ کتاب ایک ایک ہزار صفحات کی ۱۲۰- گرانڈیل جلدوں میں چھاپی گئی ہی - اس مفصل تاریخ کے بنانے پر ۲۵ لاکھ ڈالر خرچ ہوئے کل وزن کتاب ۴۷۵۰ پونڈ ہی +

بقیہ روئیداد

نمبر ۲۳/۸ پورن و منگل و جیوا۔ محلہ چھینباں زیر دفعہ ۱۲۸ء

تجویز ہوئی کہ زیر دفعہ ۱۲۰-ایکٹ ۲۰ سنہ ۹۱ء نوٹس میعادی ایک ماہ واسطے گرانے یا مرمت ہونے مکان خود کے بنام پورن و منگل و جیوا جاری ہو +

نمبر ۲۳/۹ کریم بخش پسر بہادر معمار محلہ معماران دفعہ ۹۲۔

تجویز ہوئی کہ زیر دفعہ ۹۲ ایکٹ ۲۰ سنہ ۹۱ء نوٹس میعادی یکماہ بنام کریم بخش واسطے اٹھانے چبوترہ کے جاری ہو +

نمبر ۲۳/۱۰ میٹھو ولد حسینا و غلام ولد قطبا و امام بخش ولد گلاب متصل سڑک اعظم دفعہ ۱۵۲ء

تجویز ہوئی کہ زیر دفعہ ۱۵۲-ایکٹ ۲۰ سنہ ۹۱ء نوٹس میعادی ایک ہفتہ بنام میٹھو و غلام و امام بخش واسطے اٹھانے کوڑہ کے جاری ہو +

نمبر ۲۳/۱۱ ہربلاس و شیدیال بانیہ سرائے نبی مہر زیر دفعہ ۱۳۱ +

تجویز ہوئی کہ زیر دفعہ ۱۳۱-ایکٹ ۲۰ سنہ ۹۱ء نوٹس بنام شیدیال و ہربلاس واسطے صفائی سرائے میعادی ایک ہفتہ جاری ہو +

نمبر ۲۳/۱۲ خدا بخش۔ الٰہی بخش۔ رحیم بخش و سماۃ خطیجو۔ سرائے ہینگو ۱۳۱ +

تجویز ہوئی کہ زیر دفعہ ۱۳۱-ایکٹ ۲۰ سنہ ۹۱ء نوٹس بنام خدا بخش و الٰہی بخش۔ رحیم بخش و سماۃ خطیجو میعادی ایک ہفتہ واسطے صفائی سرائے و مرمت چاہ کے جاری ہو +

نمبر ۲۳/۱۳ گھنیا کھتری۔ محلہ چونگی + زیر دفعہ ۱۳۸ +

تجویز ہوئی کہ زیر دفعہ ۱۳۸-ایکٹ ۲۰ سنہ ۹۱ء نوٹس بنام گھنیا کھتری واسطے مرمت کرنے دوکان جاری ہو

میعادی ایک ہفتہ +

نمبر ۲۳/۱۴ احمد ولد رحمان کشمیری لکڑ بازار ۱۵۲ء

تجویز ہوئی دزیر دفعہ ۱۵۲-ایکٹ ۲۰ سنہ ۹۱ء نوٹس میعادی ایک ہفتہ بنام احمد کشمیری جاری ہو +

نمبر ۲۳/۱۵ رام دتا سود محلہ چٹاں دفعہ ۱۲۰ +

تجویز ہوئی کہ زیر دفعہ ۱۲۰-ایکٹ ۲۰ سنہ ۹۱ء نوٹس بنام رامدتا واسطے گرانے یا درست کرنے دیوالات شکستہ کے میعادی ایک ماہ جاری ہو +

نمبر ۲۳/۱۶ کرپارام برہمن محلہ گورجنگی ۹۲ +

تجویز ہوئی کہ زیر دفعہ ۱۹۲-ایکٹ ۲۰ سنہ ۹۱ء نوٹس میعادی ایک ہفتہ بنام کرپارام واسطے دور کرنے چبوترہ جو اجازت سے زیادہ بنایا ہے جاری ہو +

نمبر ۲۳/۱۷ بوٹا رائیں محلہ ڈھولیوال دفعہ ۱۳۱ +

تجویز ہوئی کہ زیر دفعہ ۱۳۱-ایکٹ ۲۰ سنہ ۹۱ء نوٹس میعادی ایک ہفتہ بنام بوٹا رائیں واسطے صاف کرنے زمین ملکیت خود جاری ہو +

نمبر ۲۳/۱۸ لالو پسر سنگھ کرایہ دار احاطہ چودھری علی بخش زیر دفعہ ۱۳۱ +

تجویز ہوئی کہ زیر دفعہ ۱۳۱-ایکٹ ۲۰ سنہ ۹۱ء نوٹس میعادی ایک ہفتہ بنام لالو واسطے صاف کرنے زمین ملکیت خود جاری ہو +

نمبر ۲۳/۱۹ مالکان زمین شاہ شہدا۔ تکیہ شاہ شہدا زیر دفعہ ۱۳۱ +

تجویز ہوئی کہ زیر دفعہ ۱۳۱-ایکٹ ۲۰ سنہ ۹۱ء نوٹس بنام مالکان زمین شاہ شہدا میعادی ایک ہفتہ واسطے صفائی زمین ملکیت خود جاری ہو +

نمبر ۲۴۔ چٹھی ہیڈ ماسٹر صاحب واسطے ملنے کتب قیمتی عہ برائے سب کمیٹی تعلیم کہ دیا جاوے +

تجویز ہوئی کہ خرید کتب بمقابلہ عہ منظور کیجاوے +

نمبر ۲۵۔ چٹھی انگریزی ہیڈ ماسٹر صاحب مع رائے سب کمیٹی تعلیم دربارہ وصول فیس +

تجویز ہوئی کہ سپرد لالہ یگل کشور صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر واسطے تحریر رائے کے ہو +

نمبر ۲۶۔ رپورٹ سکرٹری صاحب دربارہ تقرری ایک بیلدار جدید بنا بر پرورش درختان گوند +

تجویز ہوئی کہ صہ ماہوار پر ایک بیلدار منظور کیا جاوے +

نمبر ۲۷۔ درخواست محمد مقبول و فتح میر وغیرہ محلہ گورجنگی واسطے لگانے لال ٹین معہ رائے سب کمیٹی روشنی +

تجویز ہوئی کہ آئندہ سال کے بجٹ میں خرچ لال ٹین درج کیا جاوے +

نمبر ۲۸۔ درخواست پوہلو پسر گلجس برہمن دربارہ شامل کرنے زمین میونسپل پیش دروازہ خود و عدم تعمیل نوٹس بنا بر دائر کرنے مقدمہ فوجداری +

تجویز ہوئی کہ زیر دفعہ ۱۸۶-ایکٹ ۲۰ سنہ ۹۱ء نشانمل کو اختیار دیا جاوے کہ نسبت پوہلو برہمن مقدمہ بصیغہ فوجداری دایر کرے +

نمبر ۲۹۔ رپورٹ سب کمیٹی صفائی دربارہ خرید لینے ایک راس جھوٹہ بقیمت مبلغ سے روپیہ درامد کئے جائے روپیہ مذکور +

تجویز ہوئی کہ خرید جھوٹہ بمقابلہ سے روپیہ منظور کی جاوے +

نمبر ۳۰۔ روبکار صاحب مہتمم مدارس ضلع لدہانہ دربارہ اس کے کہ بباعث کمی تعداد طلباء اور نہ ہونے تعلیم کے امداد مدرسہ زنانہ حقانی کی بند ہونی چاہئے +

تجویز ہوئی کہ سال آئندہ سے امداد بند کی جاوے +

پنجاب رلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

فہرست کتب جو عام بائبل خوانوں بائبل ٹیچروں اور سنڈے سکولوں کے کام کی ہیں

کتب تاریخ وجغرافیہ

دینی و دنیاوی تواریخ کا مجموعہ اُردو عہ ۱۲
یسوع مسیح کا احوال 〃 ۱۲ ۸/
تاریخ المسیح حصہ اول و دوم مصنفہ پادری عماد الدین صاحب فی حصہ اول ۱۲
تاریخ کلیسیا اُردو ۱۲
کتاب مقدس کا احوال ہر دو حصہ اردو فی حصہ ۲ ا۔ ایضاً رومن فی حصہ ۱۲
خلاصۂ تواریخ رومن ۲/
مسیحی دین اور کلیسیا کی تواریخ 〃 عہ
قدیم تواریخ کا اختصار 〃 عہ
جغرافیہ پاک کتاب اُردو ۸/
〃 کنعان - اردو ۴/ شمس الجغرافیہ اردو ا/

کتب لغت وغیرہ

کلید الکتاب اردو مصنفہ پادری ہاکنس صاحب عا
〃 رومن 〃 عا
لغات پاک کتاب 〃 ۔ للعہ
تقدیس اللغات 〃 ۔ عہ
مفتاح التوریت 〃 ۔ ۲/ باتصویر ۸/
کوایف الصحایف اردو - ڈاکٹر عماد الدین صاحب ۸/
اوراد اسیرۃ المسیح 〃 ۱۲
〃 رومن ۔ ۸/

یہہ کتابیں بائبل خوانوں کے لئے نہایت مفید ہیں- اس کے علاوہ مسیحی مذہب کے متعلق ہر قسم کی کتابیں اور بائبل مختلف زبانوں انگریزی اُردو ہندی پنجابی وغیرہ میں موجود رہتی ہیں- خط وکتابت اِس پتہ پر ہونی چاہئے ؎

انارکلی لاہور
اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب رلیجس بک سوسائٹی

اِشتہار

ایک عیسائی کی ضرورت ہو کہ جو پرائمری ڈیپارٹمنٹ میں ہیڈ ماسٹری کا کام کر سکے - پر یہہ ضرور ہو کہ درخواست کنندہ انٹرنس پاس ہو - تنخواہ مبلغ ۲۰ روپے ماہوار اور مکان رہنے کو مفت ملے گا - درخواست جناب پرنسپل صاحب سینٹ سٹیفنز ہائی سکول دہلی کی خدمت میں بھیجنی چاہئے ؎

(مورخہ ۲۰- فروری ۱۸۹۴ء)

راحت دل

یہہ مشہور اور ہر دل عزیز گیتوں کی کتاب بہت سے تصحیح وترمیم وازیادی غزلات واشعار کے بعد از سر نو طبع ہو کر فروخت کے لئے موجود ہو - مفصلہ ذیل پتہ پر مل سکتی ہو ؎

اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب رلیجس بک سوسائٹی
انارکلی لاہور

لودیانہ

ڈاکٹر جے - ڈبلیو - فلپس صاحب - جنرل سکرٹری ”انڈیا سنڈے سکول یونین“ دورہ کرتے کرتے پنجاب میں آ گئے ہیں یہہ صاحب ۹ مارچ ۱۸۹۴ء کو ۱۱ بجے لودیانہ وارد ہوئے اور ۴ یوم تک یہاں قیام کر کے گذشتہ دوشنبہ کو لاہور کی جانب روانہ ہوئے - صاحب موصوف نے اپنی پرزور تقاریر سے یہاں کے مسیحیوں کے دلوں میں ریوایول کا اثر پیدا کر دیا ہو - انہوں نے ۷ مارچ بدہ کی شام کو بورڈنگ سکول و دیگر مسیحی نوجوانوں اور بچوں کو دُعا کے مضمون پر دلچسپ نصیحت دی اور فرمایا کہ بچوں اور نوجوانوں میں دعا مانگنے کی عادت سے بڑے بڑے لطف اور فائدے نکلتے ہیں-

دوسرے روز شام کے ساڑھے ۸ بجے مشن کے کوتوالی چیپل میں ٹمپرنس کے مضمون پر انگریزی زبان میں تقریباً ۸۰ صاحبان روساء شہر وطالب علمان مدرسجات کے روبرو ایک پر تاثیر لکچر دیا - اِس لکچر میں صاحب موصوف نے اہل شہر خصوصاً تعلیم یافتہ نوجوانوں کو ٹمپرنس کی بابت کے بارے میں اُن کے چند فرایض (کسی پرچہ میں اس لکچر کا خلاصہ دیا جاویگا) بتلائے اور حاضرین کو اپنی خوش کلامی اور پر تاثیر طرز بیانی سے محظوظ اور مسرور کیا - پھر ۹ تاریخ جمعہ کے روز اُس ہی جگہہ پر ایک اور لکچر بعنوان - اہل فکر پر بائبل کے استحقاق انگریزی زبان میں (جس کا خلاصہ صیغہ اڈیٹوریل میں ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہو) دیا - ۲۰۰ صاحبان کے قریب حاضر تھے جن میں علاوہ روساء شہر یہاں کے سکولوں کے بڑی بڑی جماعتوں کے طالب علم سنتے تھے - حاضرین نے بڑے غور سے اس لکچر کو سنا ۔ اتوار کے روز صبح کو سٹی مشن سنڈے سکول میں صاحب موصوف نے اِس سکول کے لڑکوں کو نصیحت کی اور پھر اُسی روز چرچ سنڈے سکول میں دعا کے مضمون پر اور زیادہ نصیحت کی اور پھر شام کی عبادت میں صاحب ممدوح نے خداوند مسیح کے ۵۰۰۰ بھوکھوں کو روٹی کھلانے کے معجزے پر تمام کلیسیا کو زندگی کی روٹی کے تقسیم کرنے کے فرایض خصوصاً سنڈے سکولوں کے اجرا کے سے بتلائے ؎

پادری - ای - پی - نیوٹن صاحب منیجر نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم - وائلی کے اہتمام سے چھپا